تنظیم اسلامی کا ترجمان

17

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

17 تا 23 شعبان المعظم 1440ھ / 23 تا 29 اپریل 2019ء

انقلاب نبویؐ: غیر مسلموں کی نظر میں

ایم این رائے ایک بنگالی ہندو تھا اور وہ انٹرنیشنل کمیونسٹ آرگنائزیشن کا رکن تھا۔ اس نے 1920ء میں بریڈلا ہال لاہور میں ''اسلام کا تاریخی کردار'' (The Historical Role of Islam) کے عنوان سے لیکچر دیا اور کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب محمد (ﷺ) نے برپا کیا۔ واضح رہے کہ وہ عقیدت مند نہیں ہے' ایک بنگالی ہندو ہے اور ٹاپ کا کمیونسٹ ہے' لیکن وہ یہ بات تسلیم کر رہا ہے۔ یہ تو 1920ء کی بات ہے' یعنی صدی کے آغاز سے 20 برس بعد — اب 1980ء پر آجایئے' صدی کے اختتام سے 20 برس قبل — امریکہ میں ڈاکٹر مائیکل ہارٹ نے کتاب ''The 100'' لکھی۔ اس کتاب میں اُس نے پانچ ہزار سالہ معلوم انسانی تاریخ میں سے ایسے ایک سو انسانوں کا انتخاب (selection) کر کے ان کی درجہ بندی (gradation) کی' جنہوں نے انسانی تمدن کے دھارے کے رخ کو موڑنے میں مؤثر کردار ادا کیا۔ اور اس درجہ بندی میں وہ نمبر ایک پر لایا محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ ڈاکٹر مائیکل ہارٹ مذہب کے اعتبار سے عیسائی ہے۔ اس کی یہ کتاب دنیا میں بہت عام ہوئی ہے' لیکن اشاعت کے بعد وہ بہت جلد نایاب ہوگئی تھی اور عام خیال یہ تھا کہ شاید کسی سازش کے تحت اسے غائب کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ اس نے اس کتاب میں (عیسائیوں کے نزدیک خدا کے اکلوتے بیٹے) حضرت مسیح علیہ السلام کو نمبر تین پر رکھا اور حضور ﷺ کو نمبر ایک پر لایا' اور یہ بات عیسائی دنیا کے لیے قابل قبول اور قابل برداشت نہیں تھی۔

رسول ﷺ انقلاب کا طریقِ انقلاب

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

زمانہ چال قیامت کی چل گیا!

قیامت کے قرآنی دلائل

بھارتی حملے کی اطلاعات اور پاسداران انقلاب

فرنگی مدنیت کے فتوحات

V بناتے جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں

سالانہ تقریب
یکمیل بخاری شریف کلیۃ القرآن

الھدیٰ (850)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

آسمانوں کا خاتمہ اور انسانوں کی دوبارہ پیدائش

سُورۃُ الْاَنْبِیَاء | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیت :104

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ ؕ کَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۴﴾

آیت ۱۰۴ ﴿یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ ؕ﴾ ’’جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے لپیٹا جاتا ہے کاغذوں کا طومار۔‘‘

یہاں پر ’’السَّمٰوٰت‘‘ (جمع) کے بجائے صرف السَّمَآء (واحد) استعمال ہوا ہے‘ جس سے اس رائے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے کہ یہ صرف آسمانِ دنیا کے لپیٹے جانے کی خبر ہے اور یہ کہ قیامت کے زلزلے کا عظیم واقعہ: ﴿اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ①﴾ (الحج) صرف ہمارے نظامِ شمسی کے اندر ہی وقوع پذیر ہو گا۔ اسی نظام کے اندر موجود کُرّے آپس میں ٹکرائیں گے: ﴿وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑨﴾ (القیامہ) اور یوں یہ پورا نظام تہہ و بالا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ اُس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے کتابوں کے طومار (scrolls) لپیٹے جاتے ہیں۔

﴿کَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ ؕ﴾ ’’جیسے ہم نے پہلی مرتبہ ابتدا کی تھی (ویسے ہی) ہم اس کا اعادہ کریں گے۔‘‘

اس صورت حال کو سمجھنے کے لیے Theory of the Expanding Universe کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ اس نظریہ (Theory) کے مطابق یہ کائنات مسلسل وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے۔ اس میں موجود ہر کہکشاں مسلسل چکر لگا رہی ہے اور یوں ہر کہکشاں کا دائرہ ہر لحظہ پھیلتا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے آیت زیر نظر کے الفاظ سے یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ قیامت برپا کرنے کے لیے کائنات کے پھیلنے کے اس عمل کو الٹا دیا جائے گا‘ اور اس طرح یہ پھر سے اسی حالت میں آ جائے گی جہاں سے اس کے پھیلنے کے عمل کا آغاز ہوا تھا۔ اس تصور کو سمجھنے کے لیے گھڑی کے ’’فنر‘‘ کی مثال سامنے رکھی جا سکتی ہے‘ جس کا دائرہ اپنے نقطۂ ارتکاز کے گرد مسلسل پھیلتا رہتا ہے‘ لیکن جب اس میں چابی بھری جاتی ہے تو یہ پھر سے اسی نقطۂ ارتکاز کے گرد لپٹ کر اپنی پہلی حالت پر واپس آ جاتا ہے۔

﴿وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۴﴾﴾ ’’یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ ہم یہ ضرور کر کے رہیں گے۔‘‘

فرمان نبویؐ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر عذاب

عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ آتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَہُ مُثِّلَ لَہُ مَالُہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَہُ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَأْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِی بِشِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ﴾ (اٰلِ عمران:180)))

(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا‘ جس کے سر کے پاس دو چیپیاں ہوں گی۔ قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا‘ پھر اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں‘ میں تیرا خزانہ ہوں‘ پھر قرآن کی آیت پڑھی: ’’اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں‘ قیامت کے دن (یہی مال) ان کے گلے کا طوق ہو گا۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانہ چال قیامت کی چل گیا!

گزشتہ نصف صدی کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں اسلامی نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی یا ایسے آثار پیدا ہوئے کہ فلاں ملک اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کر رہا ہے تو امریکہ، مغربی ممالک اور اُس کے اتحادیوں نے تمام عالمی اُصول وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر براہِ راست یا بالواسطہ مداخلت کر کے اِسلامی نظام کا راستہ روک دیا۔ الجزائر میں انتخابات کے نتیجہ میں اسلامی جماعتیں برسرِاقتدار آیا چاہتی تھیں کہ فوجی انقلاب برپا کر کے اسلامی جماعتوں کی انتخابات میں کامیابی کو سبوتاژ کر دیا گیا۔ گویا جمہوریت کے وہ علمبردار جو جمہوریت کو اپنا ایمان قرار دیتے ہیں، اُنہوں نے عوامی رائے عامہ کو قوت کے بل بوتے پر بلڈوز کر دیا۔ مصر کے صدر حسنی مبارک کو عرب سپرنگ کے ذریعے نکالا گیا۔ اُن پر الزام تھا کہ وہ ڈکٹیٹر ہیں۔ انتخابات ہوئے تو اخوان المسلمین جو اسلامی نظام کی قائل تھی، نے اسمبلی میں اکثریت حاصل کر لی۔ اخوان المسلمین چونکہ وقت کی سختیاں برداشت کرتے ہوئے اپنے شروع کے موقف میں لچک پیدا کر چکی تھی۔ عام رائے یہ تھی کہ وہ اسلامی نظام کی طرف تیزی سے پیش رفت نہیں کرے گی۔ لہٰذا دیکھو اور انتظار کرو کی پالیسی اختیار کی۔ لیکن جب ڈاکٹر محمد مرسی نے تقریباً ایک سال کے بعد اپنے اسلامی ایجنڈے کی طرف قدرے تیزی سے بڑھنا چاہا تو اُن کے خلاف بھی فوجی بغاوت کروادی گئی۔

ہیلری کلنٹن جو اُس وقت امریکہ کی وزیر خارجہ تھیں خود مصر گئیں اور اپنی نگرانی میں منتخب حکومت کا تختہ اُلٹا دیا گیا۔ حالانکہ امریکہ اور یورپ فوجی حکومت اور آمریت کو لعنت قرار دیتے ہیں۔ افغانستان میں مداخلت کی وجہ سے سوویت یونین شکست و ریخت کا شکار ہو گیا۔ سوویت یونین افغانستان سے پسپا ہوا تو وہاں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا تب ملا عمر کی قیادت میں طالبان اُٹھے اور آناً فاناً افغانستان کے اکثریتی حصے پر قابض ہو گئے۔

ملا عمر نے افغانستان میں شریعت محمدی ﷺ نافذ کر دی۔ امن و امان قائم ہو گیا۔ افیون کی کاشت ختم کر دی گئی۔ پٹھان جو اسلحے کو کبھی اپنے سے جدا نہیں کرتا، حیران کن بات یہ ہوئی کہ اکثریت نے اسلحہ حکومت کے پاس جمع کرا دیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جنگجو افغان لڑائی جھگڑوں سے تائب ہو گیا ہے۔ یہ صورتِ حال دوسرے اسلامی ممالک اور وہاں کی عوام کے لیے بڑی پُرکشش بن گئی۔ امریکہ اور یورپ کے نقطۂ نظر سے یہ صورتِ حال بڑی سنگین تھی، لہٰذا نائن الیون کا ڈرامہ رچایا گیا۔ اگرچہ اِس واقعہ میں ایک افغانی بھی ملوث نہ تھا۔ لیکن اُسامہ بن لادن کی موجودگی کا عذر تراش کر مکمل اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے افغانستان پر حملہ کیا گیا۔ وہاں کا سارا انفراسٹرکچر تباہ و برباد کر دیا۔ اگرچہ وقت نے یہ ثابت کیا کہ امریکہ کو یہ جنونیت بڑی مہنگی پڑی، لیکن اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

17 تا 23 شعبان المعظم 1440ھ جلد 28
23 تا 29 اپریل 2019ء شمارہ 17

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا----------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

سکتا کہ ایک ایسا ملک جو مثالی اسلامی ریاست بننے جا رہا تھا اُسے تباہ و برباد کر کے دہشت پھیلا دی گئی تا کہ کوئی دوسرا ملک اِس نظام کو اپنانے کی جرأت نہ کرے۔ حال ہی میں برونائی کے سلطان نے اپنے ملک میں شرعی سزائیں نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایک طوفان ہے جو اُس کے خلاف میڈیا میں برپا کر دیا گیا ہے۔

یہ تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے کہ امریکہ اور یورپ اسلامی نظام کے اتنی شدت سے مخالف کیوں ہیں کہ قتل و غارت پر اُتر آتے ہیں۔ ایک دنیا کو خون میں نہلا دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی ساہوکاروں نے سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے ایک عالمی حکومت قائم کی ہوئی ہے جو دنیا بھر میں سرمایہ دار کے مفاد میں کام کرنے والی کٹھ پتلی حکومتیں بناتی ہے۔ یہ عالمی ساہوکار دنیا کی آبادی میں تناسب کے لحاظ سے شاید ایک فیصد سے بھی کم ہوں، لیکن یہ ایک فیصد باقی ننانوے فیصد کا خون چوستا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام ایک ایسا استحصالی نظام ہے جو انسانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اقلیتی گروہ، فرعون، ہامان اور نمرود کا کردار ادا کرتا ہے۔ باقی تمام انسان بدترین غلامی میں جکڑے جاتے ہیں جن کا کام صرف یہ رہ جاتا ہے کہ وہ دن رات خون پسینہ ایک کر کے سرمایہ داروں کے سرمائے میں اضافہ کریں اور اپنی جان اور جسم کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے سرمایہ دار سے کچھ عوضانہ حاصل کر لیں۔ اس انسان دشمن استحصالی نظام کو اصل اور حقیقی خطرہ اسلام کے عادلانہ نظام سے ہے۔

اسلامی نظام کا مطلب ہے کہ محمود و ایاز ایک صف میں کھڑے ہو جائیں۔ سود کی لعنت ختم ہو جائے اور پیسہ پیسے کو نہ کھینچ سکے۔ سٹہ اور جوا ختم ہو جائے۔ دولت کی گردش چند ہاتھوں تک محدود نہ ہو یعنی ارتکاز دولت کی جڑ کاٹ دی جائے لہٰذا وہ سرمایہ دار جن کے منہ کو انسان کا خون لگ چکا ہے وہ کب چاہیں گے کہ عدل، ظلم کی جگہ لے لے۔ اس سے اُن کی دولت اور سرمائے کی صرف تباہی نہیں ہوگی بلکہ ساہوکاروں نے جو عالمی حکومت قائم کر رکھی ہے وہ دھڑام سے نیچے آ گرے گی۔ لہٰذا مسلمان اگر غلامی کے چنگل سے نجات چاہتا ہے تو اس کے لیے اِس دشمن نظام کو تباہ و برباد کرنا لازم ہے ناگزیر ہے۔

یاد رکھیے! ایک مسلمان کے لیے اسلام کے ارکان اربعہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی حیثیت ایسے چار ستونوں کی ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت کو تعمیر ہونا ہے۔ یقیناً ان ستونوں کے بغیر عمارت کھڑی ہی نہیں کی جاسکتی لیکن صرف ستون تعمیر کر کے رُک جانا، فارغ بیٹھ جانا سب کچھ بے معنی کر دیتا ہے۔ آپ تو مسلمان ہو گئے انسانیت کو اِس کے کیا ثمرات ملے؟ اللہ رب العزت اپنے آخری کلام پاک میں فرماتا ہے: (ترجمہ) ''نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو۔'' سوچنے کی بات ہے کس کام کے لیے نماز اور صبر کے ذریعے مدد حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ کام بھی خود ہی بتاتا ہے۔ (ترجمہ) ''دین قائم کرو اور تفرقہ میں نہ پڑو''۔ قرآن پاک میں یہ حکم مختلف جگہوں پر مختلف انداز میں دیا گیا۔ انبیاء و رُسل کے قصے بیان کر کے دنیا کے سامنے یہ حقیقت لائی گئی ہے کہ اُنہوں نے اپنے اپنے عہد میں اللہ کا دین نافذ کرنے کی کیسی کیسی جان گسل جدوجہد کی اور جان و مال کی قربانی دی۔ اپنے آبائی علاقوں سے ہجرت کی۔ آخری اور حتمی بات یہ کہ مسلمانوں کو حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ آپؐ نے اپنی اکیس سالہ جدوجہد سے اللہ کا دین جزیرہ نمائے عرب میں قائم کر دیا۔ گویا کرنے کا کام یہی ہے۔ اگر آج کا مسلمان اللہ کا دین نافذ نہیں کرتا اور اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر نہیں کرتا تو وہ چار ستون جن کی بنیاد پر وہ مسلمان کہلاتا ہے، کمزور ہونا بلکہ گرنا شروع ہو جائیں گے۔ وہ وقت آتا صاف نظر آ رہا ہے کہ سیاسی اسلام یعنی نظام اسلام کے مخالفین نماز، روزہ کی ادائیگی کو بھی انتہا پسندی قرار دے دیں۔ ہماری مسلسل پسپائی ہمیں دیوار سے لگا سکتی ہے بلکہ کفر یعنی ارتداد کی طرف دھکیل سکتی ہے۔ لہٰذا مسلمان کو جاگنے کی ضرورت ہے۔ اسلامی نظام کے قیام اور سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف پُرزور حقیقی اور مخلصانہ جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ جاگ اے مسلمان جاگ، تیرا دین خطرے میں ہے، تیرا ایمان خطرے میں ہے، گویا تیرا وجود خطرے میں ہے، تیری آخرت خطرے میں ہے۔

اُٹھ اِس غیر فطری، انسان دشمن باطل نظام کو تہہ و بالا کرنے کی جدوجہد کا آغاز کر دے، اللہ تیری مدد کرے گا اور تو دنیا و آخرت میں سرخرو ہوگا۔ ان شاء اللہ

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

پس تحریر

تازہ ترین خبروں کے مطابق وزیر خزانہ اسد عمر کو ہٹا دیا گیا ہے گویا عمران خان بھی بالآخر عالمی ساہوکاروں کے آگے جھک گئے ہیں۔ یہ قوتیں اپنے سابقہ ملازم محمد حفیظ شیخ کو پاکستان کا مشیر خزانہ بنانے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور پاکستان نے آٹھ ماہ معاشی طور پر آزاد رہنے کے بعد ایک بار پھر معاشی غلامی کا قلادہ پہننے کے لیے اپنی گردن پیش کر دی ہے۔

قیامت کے قرآنی دلائل

(سورۃ القیامہ کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 12 اپریل 2019ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

محترم قارئین! منتخب نصاب کے مطالعہ کے سلسلے میں آج ہم ان شاء اللہ سورۃ القیامہ کا مطالعہ کریں گے۔ سورۃ القیامہ کا موضوع ایمان بالآخرت ہے اور یہ سورت قیامت کے مناظر اور حالات کے ذکر کے حوالے سے ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ یہ سورت دو رکوعوں پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جس معاشرے میں رسول بنا کر بھیجا گیا وہ معاشرہ آخرت کے تصور سے بالکل نابلد تھا۔ اہل مکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے لیکن ڈھائی ہزار سال کا فصل پڑنے کی وجہ سے ایمانی حقائق، نبوت و رسالت اور دین ابراہیمی سے بالکل بے بہرہ ہو چکے تھے۔ یہاں تک کہ جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو اہل مکہ نے بیت اللہ کے اندر 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ اسی طرح آخرت کو بھی بھولے ہوئے تھے۔ اس حوالے سے ان میں دو طرح کے تصورات پائے جاتے تھے۔ ایک یہ کہ قیامت ہے ہی نہیں۔ جیسے قرآن مجید نے کئی جگہ ان کی اس سوچ کو ظاہر کیا ہے:

’’کیا وہ (اللہ) تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم (پھر سے) نکال لیے جاؤ گے؟ ناممکن! بالکل ناممکن ہے یہ بات، جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے! یہ کچھ نہیں ہے مگر بس ہماری دنیا کی زندگی (ہی اصل زندگی) ہے، ہم خود ہی مرتے ہیں اور خود ہی زندہ رہتے ہیں، اور ہم (دوبارہ) اُٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔‘‘ (المومنون:35تا37)

اسی جاہلانہ تصور کے تحت اہل مکہ حضور ﷺ سے بحث بھی کیا کرتے تھے کہ ہم آپ کی بات تب مانیں گے کہ جو ہمارے مرے ہوئے لوگ ہیں ان میں سے کسی ایک کو زندہ کر کے دکھا دو! گویا وہ آخرت سے بالکل انکاری تھے۔ جبکہ ایک دوسرا تصور بھی تھا جیسا کہ آج بھی یہودی اور عیسائی آخرت کا انکار تو نہیں کرتے لیکن ساتھ یہ خود ساختہ عقائد بھی پال رکھے ہیں کہ ہم تو بخشے بخشائے ہیں، اللہ ہمیں عذاب میں نہیں ڈالے گا یا پھر ہم عذاب سے بچا لیے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ہم مسلمانوں میں بھی آخرت کا تصور تو موجود ہے لیکن عملی طور پر آخرت سے انکاری ہیں کیونکہ ہر کام دنیوی نقطۂ نظر سے کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض تو اپنے اعمال سے ثابت کر رہے ہیں کہ آخرت پر ہمارا ایمان نہیں ہے۔ الا ماشاء اللہ! لہٰذا اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ میں ان تمام باطل تصورات کی نفی کر دی۔ فرمایا:

﴿لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ①﴾ ’’نہیں! میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔‘‘

مرتب: ابو ابراہیم

یعنی قیامت کے حوالے سے جو تمہارے تصورات ہیں وہ غلط ہیں۔ میں قسم کھا رہا ہوں کہ وہ دن آ کر رہے گا۔ اس میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آپ نے قسم تو کھالی لیکن اس میں قیامت کی دلیل کیا ہے؟ کیا صرف قسم کھانے سے ہر شخص کی بات یقینی اور قابل اعتماد ہو جائے گی؟ نہیں! بلکہ اصل بات یہ دیکھی جائے گی کہ قسم کھانے والا کون ہے؟ یہاں قسم وہ کھا رہے ہیں جن کو خود اہل مکہ نے الصادق اور الامین کا خطاب دیا۔ وہ خود مانتے تھے کہ آپ ﷺ سے زیادہ سچا اور امانت دار کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا یہ آپ ﷺ کے کردار کا وزن تھا جس کو اہل مکہ ماننے پر مجبور تھے اور اسی بنیاد پر قسم کھائی گئی۔

﴿وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ②﴾ ’’اور نہیں! میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی۔‘‘

نفس لوامہ سے مراد عام طور پر وہ نفس لیا جاتا ہے جو انسان کو ملامت کرتا ہے۔ ہر شخص کے اندر ضمیر نام کی ایک شے ہے جو بتاتی ہے کہ یہ تم نے غلط کیا ہے یا صحیح کیا ہے اور یہ ضمیر اتنی بڑی سچائی ہے کہ بعض اوقات لوگ اس کے پریشر میں آ کر خودکشی تک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں حالانکہ خودکشی کو اسلام نے حرام موت قرار دیا ہے۔ ہاں کوئی گناہوں کی دلدل میں پھنس کر ضمیر کا زبردستی گلا گھونٹ دے تو وہ الگ بات ہے لیکن حقیقت میں ضمیر نیکی اور برائی کی پہچان اندر سے انسان کو ضرور کرواتا ہے۔ اندر کوئی احساس ہے جو بتا دیتا ہے کہ یہ تم نے غلط کیا ہے اور اس کا تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ اسی طرح آپ نے کوئی اچھا کام کیا تو وہ اندر سے تسلی دیتا ہے کہ اس کا تمہیں اچھا صلہ ضرور ملے گا۔ یہ نفس لوامہ ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت ضرور ہونی ہے اور جنہوں نے اچھے کام کیے ہیں انہیں اس کا اچھا بدلہ ملے گا اور جنہوں نے ظلم کیے ہیں ان کی پکڑ ہونی ہے۔ گویا ہر انسان کے اندر بھی آخرت کی ایک گواہی موجود ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس کی بھی یہاں قسم کھائی گئی۔ پھر فرمایا:

﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ③﴾ ’’کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکیں گے؟‘‘

اہل مکہ کہا کرتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں اور خاک میں مل جائیں تو دوبارہ پھر صحیح سلامت ہمیں اُٹھا لیا جائے؟ اسی گمان کا جواب اس طرح دیا گیا کہ:

﴿بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ④﴾ ’’کیوں نہیں! ہم تو پوری طرح قادر ہیں اس پر بھی کہ ہم اس کی ایک ایک پور درست کر دیں۔‘‘

اس زمانے میں شاید اس آیت کی معنویت واضح نہیں ہوئی تھی لیکن آج پوری طرح واضح ہو گئی کہ ہر انسان کے فنگر پرنٹس دوسرے سے مختلف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ تمہارے فنگر پرنٹس بھی اسی حالت میں واپس لے آئے گا۔ پھر انسان کے آخرت سے انکار کی وجہ بھی خود ہی بتادی۔ فرمایا:

﴿بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ⑤﴾ ''بلکہ انسان تو یہ چاہتا ہے کہ فسق وفجور آگے بھی جاری رکھے۔''

اصل مسئلہ یہ ہے۔ اگر کسی کو ناجائز ہاتھ مارنے کا موقع ملا مگر وہ ضمیر کی آواز پر رک گیا تو اُسے دنیوی لحاظ سے تو نقصان ہوگا لیکن آخرت بچ جائے گی۔ لیکن بعض لوگ دنیوی حرص میں اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ضمیر کی بات سنی تو پھر دنیا میں اتنا مال اکٹھا نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ وہ سرکشی اور فسق و فجور میں اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں واپسی کا راستہ دشوار لگتا ہے اور اسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پھر خود کو تسلی دینے کے لیے آخرت کا انکار کرنے لگتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوگا، جب مرجائیں گے، ہڈیاں بھی خاک میں مل جائیں گی تو پھر کیسے دوبارہ اصل حالت میں آئیں گے وغیرہ۔ اسی انکار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے وہ پھر آخرت سے انکار کی تاویلیں ڈھونڈتا ہے اور اُلٹے سیدھا سوالات اُٹھاتا ہے۔

﴿يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ⑥﴾ ''وہ پوچھتا ہے: کب آئے گا قیامت کا دن؟''

چنانچہ جس ٹون میں سوال تھا ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے جواب بھی دیا ہے۔ فرمایا:

﴿فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦﴾ ''پس جب نگاہیں چندھیا جائیں گی،''

﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑧﴾ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔''

﴿وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑨﴾ ''اور سورج اور چاند یکجا کر دیے جائیں گے۔''

ایسا وقت تو بہر حال آنا ہے اور قیامت کی ان ہولناک گھڑیوں میں پھر انسان کی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی بتادیا۔ فرمایا:

﴿يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ⑩﴾ ''اُس دن انسان کہے گا: ہے کوئی بھاگ جانے کی جگہ؟''

﴿كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪﴾ ''(کہا جائے گا:) ہرگز نہیں، کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔''

﴿اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ⑫﴾ ''اس روز تمہارے ربّ ہی کے حضور میں جا کر کھڑے ہونا ہے۔''

پھر اس روز کوئی چھٹکارا ہوگا اور نہ کوئی چارہ چلے گا۔

دنیا میں انسان آخرت کے خیال سے دور بھاگتا ہے اور اُلٹی سیدھی تاویلیں گھڑتا ہے مگر اس روز بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور نہ ہی انکار کی گنجائش ہوگی کیونکہ اپنی آنکھوں کے سامنے وہ قیامت کے مناظر دیکھ رہا ہوگا۔

﴿يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ⑬﴾ ''جتلا دیا جائے گا انسان کو اُس دن جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہوگا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا ہوگا۔''

پھر اس نے دنیا میں جو کچھ کیا ہوگا وہ سب کچھ بھی اس کے سامنے آجائے گا۔

﴿بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ⑭﴾ ''بلکہ انسان تو اپنے نفس کے احوال پر خود ہی خوب بصیرت رکھتا ہے۔''

انسان کو پتا ہے کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔ اسے اندازہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ وہ کرتا رہا ہے اس کے مطابق اس کا انجام کیا ہونے والا ہے؟

﴿وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ⑮﴾ ''اور چاہے وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔''

قرآن مجید میں آیا ہے کہ ایسے لوگ وہاں بھی کوشش کریں گے کہ جھوٹے بہانے بنا کر اللہ کو بھی دھوکہ دیا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ پھر ان کا جرم اور زیادہ سنگین ہو جائے گا اور ان کے عذاب میں اور شدت ہوگی۔

اگلی چند آیات کا تعلق قیامت کے احوال سے نہیں ہے۔ نظر آتا ہے کہ جیسے ایک بالکل مختلف موضوع آگیا ہے۔ لیکن اس کا ایک ربط پچھلی آیات کے ساتھ ضرور ہے۔ فرمایا:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ⑯﴾ ''آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو تیزی سے حرکت نہ دیں۔''

اس آیت کا پس منظر یہ تھا کہ جب جبرائیلؑ وحی لے کر آتے تھے تو حضور ﷺ کو بڑا اشتیاق رہتا تھا کہ ان آیات کو جلدی جلدی حفظ کر لیں بلکہ آپؐ کو یہ بھی اشتیاق تھا کہ قرآن ان کے سینے میں جلدی جمع ہو جائے۔ اسی

پریس ریلیز 19 اپریل 2019ء

بلوچستان میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات میں بیرونی قوتیں ملوث ہیں

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دہشت گردی کے ان اندوہناک واقعات میں ملوث عناصر کی فی الفور نشاندہی کر کے اُنھیں قرار واقعی سزا دی جائے

حافظ عاکف سعید

بلوچستان میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات میں بیرونی قوتیں ملوث ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے 12 اپریل کو کوئٹہ کی سبزی منڈی میں بم دھماکے سے بے گناہ لوگوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا، پھر چند روز بعد ہی مسلح دہشت گردوں نے مسافر بس سے لوگوں کو اُتار کر ان کے شناختی کارڈ چیک کرنے کے بعد 14 معصوم لوگوں کو قتل کر دیا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرحد پار سے ہمارے دشمن ہماری صفوں میں قومیت، صوبائیت اور فرقہ واریت کی بنیاد پر دراڑیں ڈال کر ہمیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دہشت گردی کے ان اندوہناک واقعات میں ملوث عناصر کی فی الفور نشاندہی کر کے اُنھیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ امیر تنظیم نے انتہا پسند اسرائیلی راہنما نیتن یاہو کے دوبارہ برسر اقتدار آنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ نسل پرستی اور اسلام دشمنی کے مزید مظاہر واضح طور پر سامنے آنے لگے ہیں۔ پہلے جنوبی یوروشلم کی الحمرا مسجد کو نائٹ کلب میں تبدیل کر دیا گیا اور پھر چند روز بعد مسجد الاقصیٰ میں عین اسی وقت آتش زدگی کروائی گئی جب پیرس کے ایک تاریخی چرچ کو آتش زدگی کا نشانہ بنایا جا رہا تھا تا کہ دنیا کی نظریں مسجد الاقصیٰ میں کی جانے والی تخریب کاری پر مرکوز نہ ہوں۔ انہوں نے ان واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران محض دنیوی منفعتوں کے لیے رکھے چپ کے روزے کو توڑ کر اب اسلام کے دشمنوں کے خلاف ڈٹ جائیں اور اپنے اپنے ملک میں اسلامی نظام کے قیام کو یقینی بنائیں۔ اُن کے لیے دنیوی اور اُخروی کامیابی کا واحد راستہ صرف یہی ہے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی)

لیے ایک موقع پر آپؐ نے جبرائیلؑ سے یہ شکوہ بھی کیا کہ آپ دیر سے آتے ہیں۔ جس کا جواب سورۂ مریم میں آیا کہ ہمارا نازل ہونا اور وحی پہنچانا سب اللہ کے حکم سے ہے ۔ نہ ایک لمحہ آگے نہ ایک لمحہ پیچھے ۔ اور ہم خود اللہ کے ہی کے حکم کے پورے طور پر پابند ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ کو تشویش لاحق رہتی تھی کہ کہیں وحی کا کوئی حصہ بھول نہ جائے اس لیے بھی آپ جلدی جلدی یاد فرمانا چاہتے تھے ۔ لیکن اللہ نے اس طرح جلدی قرآن یاد کرنے سے منع فرمایا اور یقین دلایا کہ:

﴿اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾﴾ ''اسے جمع کرنا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔''

﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾﴾ ''پھر جب ہم اسے پڑھوا دیں تو آپ اس کی قراءت کی پیروی کیجیے۔''

﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾﴾ ''پھر ہمارے ہی ذمے ہے اس کو واضح کر دینا بھی۔''

یہاں ایک باریک علمی نکتہ سامنے آیا ہے کہ قرآن کی جو تشریح احادیث رسول ﷺ میں آئی ہے وہ علم بھی اللہ ہی کی طرف سے عطا کردہ ہے۔ کیونکہ آیت بتا رہی ہے کہ قرآن کا فہم بھی آپ ﷺ کو اللہ نے ہی عطا کیا ہے جسے احادیث میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾﴾ ''ہرگز نہیں! اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی ملنے والی چیز سے محبت کرتے ہو۔''

ان آیات سے پہلے بھی قیامت کے احوال کا ذکر ہے اور بعد میں آنے والی آیات میں بھی موت اور بعد از موت کے احوال کا ذکر ہے لیکن درمیان میں ان آیات کے آنے کا مقصد انسان کو یہ سمجھانا ہے کہ عجلت پسندی اچھی چیز نہیں ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ دنیا میں ہی ہمیں سب کچھ مل جائے۔ آخرت کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جیسے آگے فرمایا:

﴿وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾﴾ ''اور تم آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔''

مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ دنیا پہلی ترجیح بن چکی ہے جبکہ آخرت کی اتنی فکر نہیں ہے ۔ یہ بھی عجلت پسندی ہے اور یہاں یہی سمجھایا گیا کہ عجلت پسندی اپنی جگہ اچھی نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾﴾ ''بہت سے چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے۔''

﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾﴾ ''اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾﴾ ''اور بہت سے چہرے اُس روز اُترے ہوئے ہوں گے۔''

﴿تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾﴾ ''ان کو یقین ہوگا کہ اب ان کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہونے والا ہے۔''

جنہوں نے دنیا کو ہی ترجیح اوّل بنائے رکھا اور دنیا کے حصول میں خوش تھے آج ان کے چہرے اُترے ہوئے ہوں گے کیونکہ دائمی زندگی تو آخرت کی زندگی تھی اور اس کے لیے انہوں نے کچھ کمایا نہیں۔ انہوں نے عجلت پسندی میں دنیا کو ہی پسند کیا لہٰذا اب شدید پریشانی لاحق ہوگی جبکہ جنہوں نے تحمل اور سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعد والی زندگی یعنی آخرت کے لیے کچھ بھیجا تھا وہ اب خوش ہوں گے اور انہیں رب سے ملنے کا اشتیاق ہوگا۔

اب آگے نزع کی کیفیت کا بیان ہے۔

﴿كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾﴾ ''ہرگز نہیں! جب کہ جان آ کر پھنس جاتی ہے ہنسلیوں میں۔''

﴿وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾﴾ ''اور کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟''

﴿وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾﴾ ''اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب جدائی کی گھڑی آن پہنچی ہے۔''

﴿وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾﴾ ''اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔''

﴿اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾﴾ ''اُس دن تو تیرے رب ہی کی طرف دھکیلے جانا ہے۔''

موت سے کوئی بھی انسان انکار نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو لوگ آخرت سے انکاری ہیں انہیں سمجھانے کے لیے یہ آیات کافی ہیں کہ قیامت تو آنی ہی آنی ہے لیکن اس سے پہلے ایک نشانی تم بھی دیکھ رہے ہو کہ تمہارے سامنے ایک بندے کو جب موت آتی ہے تو وہ کن مراحل سے گزرتا ہے اور تم اگر چاہو تو ان مراحل میں اس کی موت کو روک کر دیکھو۔ لہٰذا جس طرح موت کا ایک وقت مقرر ہے اس سے آگے پیچھے تم نہیں کر سکتے اسی طرح قیامت کا بھی ایک وقت مقرر ہے اور وہ آنی ہی آنی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾﴾ ''پس اُس نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔''

یہاں خاص طور پر ابوجہل کا تذکرہ ہے کیونکہ وہ بھی آخرت کی مخالفت کرنے والوں میں سب سے آگے تھا اور ان سب حقائق کو دیکھنے اور جاننے کے باوجود ان کی تصدیق کرنے کی بجائے تکبر سے ان کو جھٹلا کر آگے نکل جاتا تھا۔

﴿وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾﴾ ''بلکہ اس نے جھٹلا دیا اور پیٹھ موڑ لی۔''

اس میں ہمارے لیے بھی یہ پیغام ہے۔ ہم بھی روزمرہ زندگی میں موت کے احوال دیکھتے ہیں مگر عبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے چند لمحوں میں آخرت کے تصور کو ذہن سے جھٹک کر آگے نکل جاتے ہیں اور دنیا ہی کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔ یہی رویہ ابوجہل کا بھی تھا:

﴿ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾﴾ ''پھر چل دیا اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا۔''

اتنے واضح حقائق کے باوجود بھی جو حق کو نہ مانے حالانکہ ماننے میں اس کا ہی بھلا تھا تو پھر ایسے شخص کی ذہنیت پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے:

﴿اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾﴾ ''افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے!''

﴿ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾﴾ ''پھر افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے!''

﴿اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾﴾ ''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟''

جو لوگ آخرت کے تصور کو جھٹک کر دنیا پرستی میں لگ جاتے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ موت کے ساتھ ہی ان کا قصہ ختم ہو جائے گا۔ جیسے مشرکین مکہ بھی یہی کہتے تھے کہ جب مٹی میں مل جائیں گے تو پھر کیسے اُٹھائے جائیں گے؟ اس کا جواب بھی اللہ نے اسی انداز میں دیا:

﴿اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾﴾ ''کیا وہ حقیر پانی کی ایک بوند نہیں تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکائی جاتی ہے؟''

جو یہ سوال اُٹھاتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کیا جائے گا تو وہ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ انہیں پہلے کس طرح پیدا کیا گیا؟ کیا وہ پانی کی ایک بوند سے انسان نہیں بنا دیے گئے؟ ذرا سوچے تو سہی!

﴿ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً﴾ ''پھر وہ ایک علقہ بنا''

﴿فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾﴾ ''پھر اللہ نے اس کو بنایا اور اس کے اعضاء درست کیے۔''

﴿فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾﴾ ''پھر اسی سے اُس نے دو زوج بنائے' نر اور مادہ۔''

﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾﴾ ''تو کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟''

اگر اللہ پانی کے ایک قطرے سے انسان بنا سکتا ہے تو کیا اس کے لیے مشکل ہے کہ وہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ پیدا کر لے؟ اب جو عقل والے ہوں گے تو کہیں گے کہ کیوں نہیں؟ جو پہلے پیدا کر سکتا وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت پر یقین عطا فرمائے اور پھر ہمیں اس انداز سے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ آخرت میں بھی ہم سرخرو ہو سکیں۔ آمین!

❁❁❁

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

خطاب بہ جاوید

3 سخنے بہ نژادِ نو

نئی نسل سے کچھ باتیں

7 دولتِ جاوید ازو اندوختی | از لبِ او لا اِلٰہ آموختی

(اے پسر! انسانی وجود میں ہمیشہ رہنے والی ایک چیز خودی، روح یا ضمیر ہے) یہ جاوداں حقیقت تو نے اسی 'ماں' سے حاصل کی ہے اور اسی (مجسم رحمت) ہستی کے لبوں سے تو نے کلمہ لااِلٰہ اِلا اللہ سیکھا ہے جس کے نتیجے میں آج تو مسلمان اور خودی کا امین بنا ہے

8 اے پسر! ذوقِ نگہ از من بگیر | سوختن در لا اِلٰہ از من بگیر!

اے پسر! (اب بچپن کے بعد شعور کی عمر آئی ہے تو) ذوقِ نگہ مجھ سے سیکھو اور کلمہ لا اِلٰہ اِلا اللہ (کے معانی اور اس پر عمل درآمد کے لیے اپنے آپ) میں جلنا مجھ (والد) سے سیکھو (اور اس پر عمل کرو)

9 لا اِلٰہ گوئی؟ بگو از روے جاں | تا ز اندامِ تو آید بوے جاں!

(اے پسر!) تو (جب) لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو (صرف زبان سے نہیں بلکہ) دل کی گہرائیوں سے کہو اور خودی یا ضمیر کی طرف سے کہو تاکہ تیرے (ظاہری) وجود سے خودی (حقیقی انسان) اور زندہ ضمیر کی (خوش) بو آئے

10 مہر و مہ گردد ز سوز لا اِلٰہ | دیدہ ام ایں سوز را در کوہ و کہ؟

(اے پسر! دیکھو) سورج اور چاند کی حرکت اور محوری گردش لا اِلٰہ کے سوز سے ہے (ہر اہل نظر کی طرح) میں نے بھی ہر پہاڑ اور تنکے میں یہی سوز دیکھا ہے اور اب مجھے کائنات کی ہر شئے کی حرکت سے اللہ کا نور ہی نظر آتا ہے

7۔ اے پسر! انسان اپنے اس خاکی وجود کے ساتھ ایک روحانی وجود بھی رکھتا ہے یہی خودی کا احساس ہے۔ 1 یہ حقیقت تو نے والدہ ہی سے سیکھی ہے۔ اسی کی بدولت انسان میں معرفت ربّ کا جذبہ صادق ہے اور اسی کا نتیجہ اس کی محبت واطاعت کا ذوق ہے۔ یہ اسی کلمہ لااِلٰہ اِلا اللہ کا حاصل ہے جو تو نے اپنی والدہ کی دلربا آواز سے سیکھا اور برسوں سنا ہے۔ اب یہی تیری آنکھیں، تیرے کان اور تیری جان ہونا چاہیے۔

8۔ اے پسر! تجھے ایسی انمول ماں کی گود سے تربیت اور بچپن سے اقبال کا سایہ ملا ہے تو اپنی ظاہری آنکھوں کے ساتھ ساتھ اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھنا بھی سیکھ۔ تیرے ہم جماعت جن بچوں کو ایسا ماحول نہیں ملا ان کے اطوار اختیار نہ کر اور دل کی آنکھوں سے دیکھنا مجھ سے سیکھ 2 اس لیے کہ آنکھ کا نور (بصارت) دل کی آنکھ سے دیکھنے (بصیرت) سے مختلف شئے ہے 3 اس کلمہ لااِلٰہ اِلا اللہ کے تقاضے بھی میری اس گفتگو سے سیکھ یہ تقاضے دراصل اسی کلمہ کے درد اور جلن کے تحت اپنے آپ پر قابو پاکر زندگی بسر کرنا ہے۔ اس لیے گھر کے ماحول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔

9۔ اے پسر! تو اب انگلستان کے جس ماحول میں ہے تو یہاں ماں باپ کی تربیت کا حاصل (PRODUCT) اور اسلام کا نمائندہ بن کر رہ۔ تو زبان سے کلمہ لااِلٰہ اِلا اللہ جب کہے صرف یہ الفاظ زبان سے نہ نکلیں، یہ کلمہ دل و جان سے کہہ۔ دل میں اس پر یقین جاگزیں ہو یہ کلمہ تیری خودی اور ضمیر کی پکار بن کر نکلے تاکہ تیرے ظاہری وخاکی وجود سے خودی اور روشن ضمیری کی خوشبو بکھر کر ماحول کو بھی معطر کر رہی ہو لوگ تیری طرف کشش محسوس کریں اور تیرے قریب آئیں۔

10۔ اے پسر! یہ سورج چاند کی گردش جو تمہیں نظر آتی ہے کہ اس سے دن رات بنتے ہیں اور اسی گردش سے ماہ وسال بنتے ہیں اور سورج کی تپش سے فصلیں پکتی ہیں چاند کی چاندنی میں پھول لگتے ہیں۔ یہ سب اس سبب سے ہے کہ کل کائنات کا ایک ہی رب ہے وہی اس کو چلا رہا ہے۔ اسی گردش سے دنیا کا نظام قائم ہے اور اسی سے دنیا کی چہل پہل ہے۔ روئے ارضی پر یہ رونقیں، یہ پہاڑ، یہ جھاڑ جھنکار، موسم، ندی نالے، بارشیں، بادل یہ سب اسی وحدتِ الٰہ کے سبب ہے اور یہ نظام کائنات اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کی شان خلاقی کا مظہر ہے 4۔ حدیث پاک میں وارد الفاظ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کا ذریعہ ہے اور آیاتِ آفاقی وانفسی کا مصداق ہے 5۔

---

1 ؎ ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحب اِدراک نہیں ہے (اقبال)

2 ﴿فَاِنَّھَا لَاتَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ﴾ (46:22)
''بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں''

3 ؎ دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نُور نہیں (اقبال)

4 ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...... ﴾ (33:24) ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے......''
(اس آیت کی تشریح تفسیر عثمانی میں دیکھیں)

5 حدیث جبریل علیہ السلام میں احسان کی تشریح میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

پاکستان مخالف عالمی قوتوں کو بھارت میں ایک ایسے حکمران کی ضرورت ہے جو اس خطے کو جنگ میں جھونک کر ان کے مقاصد پورے کر سکے: ایوب بیگ مرزا

جس طرح دنیا بھر میں دائیں بازو کی انتہا پسند جماعتیں اقتدار میں آرہی ہیں اس رجحان سے لگتا یہی ہے کہ بی جے پی بھی دوبارہ الیکشن جیت کر حکومت میں آجائے گی: رضاء الحق

بھارتی حملے کی اطلاعات اور پاسداران انقلاب کے موضوعات پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال : امریکہ نے پاسداران انقلاب کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے حالانکہ پاسداران ایرانی فوج کا حصہ ہیں۔ امریکہ کے اس اقدام کی کیا حیثیت ہے اور اس کے خطہ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

رضاء الحق : میری نظر میں یہ اقدام بہت زیادہ متنازع ہے۔ ایرانین ریولوشنری گارڈ وہاں کی ایک ایلیٹ فورس ہے۔ جس طرح ہمارے ہاں SSG ہے، اسی طرح وہاں پر یہ فورس ہے۔ جس کو پاسداران انقلاب کہا جاتا ہے۔ امریکہ بہت عرصے سے چاہ رہا تھا کہ ایران کی فوج خصوصاً پاسداران انقلاب کو ٹارگٹ کرے۔ اس کے لیے انہوں نے پہلی دفعہ یہ طریقہ آزمایا ہے کہ کسی فارن ملٹری کے کسی ایک حصے کو دہشت گرد قرار دیں۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کیونکہ ان کے اس اقدام کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ امریکہ اور اسرائیل کے اندر ایران' بالخصوص ایرانی فوج کے خلاف ایک زہر ہے۔ جب وہ دہشت گرد قرار دیتے ہیں تو پھر اس کے منفی اثرات بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ایران نے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ امریکن سینٹرل کمانڈ ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور امریکہ دہشت گردی کو سپانسر کرتا ہے۔ اس کے بھی کچھ منفی نتائج ہیں جن کا ذکر ہم بعد میں کریں گے۔ امریکہ کو کسی بھی عالمی قانون کے تحت کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کو دہشت گرد قرار دے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اس کا اثر ورسوخ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کے اکثر بینکس، لینڈنگ آرگنائزیشنز اور دنیا کی تجارت پر یہ اثر انداز ہوسکتا ہے جس کا پریشر اب ایران کے اوپر آئے گا اور اس کی وجہ سے ایران کے بلیک لسٹ ہونے اور پاسداران کے دہشت گرد تنظیم کے طور پر سامنے آنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اس میں میڈیا کا بھی ایک اہم رول ہوگا کیونکہ وہ میڈیا کے ذریعے جو پروپیگنڈا پھیلائیں گے تو اس کا اثر عوام پر بھی پڑے گا۔ لیکن ایران کی تجارت پر منفی اثرات امریکہ کے اثر ورسوخ کی وجہ سے پڑیں گے۔ جبکہ ایران نے جو جواب دیا اس کا ڈائریکٹ اثر امریکہ کی اکانومی پر

مرتب: محمد رفیق چودھری

نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ایران اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ دنیا کی تجارت پر اثر انداز ہو سکے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایران کو اب اپنی آنکھیں کھولنی چاہئیں۔ کیونکہ امریکہ انڈیا کا بہت بڑا اتحادی ہے لہٰذا ایران کو انڈیا سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ امریکہ کے اس اقدام کا اس خطے پر ایک منفی اثر یہ بھی پڑسکتا ہے کہ ایرانی لابی اور سعودی لابی کے درمیان کشیدگی بڑھنے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ کیونکہ امریکہ کافی عرب ممالک کو سپورٹ کرتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسلامی ممالک آپس میں بیٹھ کر بات کرتے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے فیصلے کہیں اور ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام بڑا سوچا سمجھا ہے اور اس کے اثرات ایرانی اکانومی کے اوپر ضرور پڑیں گے لیکن اس پورے خطے کے اوپر بھی پڑیں گے۔

سوال : ایران اور امریکہ کی جنگ اب تک لفظی جنگ رہی ہے مگر اب پاسداران انقلاب کو دہشت گرد قرار دے کر امریکہ نے ایران کے خلاف عملی جنگ کا آغاز نہیں کر دیا؟

ایوب بیگ مرزا : امریکہ ایران تنازع کے حوالے سے شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اگر ماضی قریب کی تاریخ دیکھیں تو یہ شکوک وشبہات بلاوجہ بھی نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر نائن الیون کے بعد امریکہ نے عراق کے خلاف ایک عذر تراشا کہ اس کے پاس خطرناک ہتھیار ہیں، اور کچھ دیر بعد حملہ بھی کر دیا اور تباہ وبرباد کر دیا۔ لیکن ایران کے خلاف الزامات کی بوچھاڑ امریکہ ایک عرصہ سے کرتا چلا آرہا ہے مگر عملی طور پر اس نے ایران کے خلاف آج تک کوئی چھوٹی موٹی کارروائی بھی نہیں کی۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے۔ میں اس خطے میں امریکہ کے تمام اقدامات کو پاکستان اور چائنہ کے پس منظر میں دیکھتا ہوں۔ امریکہ کے اس اقدام کو بھی میں پاکستان کے نقطہ نظر سے خطرناک سمجھ رہا ہوں کیونکہ جس طرح اس نے ایرانی فوج کے ایک حصے کو دہشت گرد قرار دیا ہے اسی طرح وہ کل آئی ایس آئی کو بھی دہشت گرد قرار دے سکتا ہے۔ یہ امریکہ کا ایک ابتدائی اقدام ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اسی طرز پر کوئی بڑا اقدام پاکستان کے خلاف کرے۔ کیونکہ اس سے پہلے امریکہ نے جس کے بارے میں بھی کچھ کہا، اس کے بعد اس کے خلاف عملی اقدام کیا ہے۔ نائن الیون کے بعد افغانستان پر حملہ، خطرناک ہتھیاروں کا الزام لگا کر عراق پر حملہ، پھر ویت نام پر حملہ، شام پر حملہ یہ سارے اقدامات اس نے اسی فارمولے کے تحت کیے ہیں کہ پہلے ان پر الزام لگایا، پھر حملہ کیا۔ لیکن ایران کے خلاف وہ زیادہ برہم ہوا لیکن کوئی ایک دفعہ بھی عملی اقدام نہیں کیا۔

رضاء الحق : ایوب بیگ صاحب نے بالکل درست کہا ہے کیونکہ امریکہ نے اس حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری کیا اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس طرح کے اقدامات ہم دوسرے ممالک کے خلاف بھی اٹھائیں گے۔

سوال: اس سے امریکہ کا اصل مقصد کیا ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: آپ کو معلوم ہے کہ امریکہ کا اثر ورسوخ دنیا میں بہت زیادہ ہے۔اگر اس کے زیر اثر عالمی بینک ایران کے خلاف کوئی قدم اٹھاتے ہوئے اس کو اقتصادی نقصان پہنچاتا ہے تو ایران یہ نقصان برداشت کر لے گا۔لیکن اگر خدانخواستہ ایسا کوئی قدم پاکستان کے خلاف اُٹھایا گیا تو وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔درحقیقت اس وقت عالمی قوتیں پاکستان اور چائنہ کو گھیرنا چاہتی ہیں۔

سوال: بھارتی حکومتی جماعت بی جے پی نے اپنا انتخابی منشور ظاہر کیا ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ وہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر بنائیں گے اور آئین میں ترمیم کر کے کشمیر کی خصوصیت حیثیت کو بھی ختم کر دیں گے۔اگر بی جے پی ان مقاصد میں کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر بھارت میں مسلمانوں کا کیا ردعمل ہوگا؟

رضاء الحق: بی جے پی ایک کٹر انتہا پسند سیاسی جماعت ہے جبکہ اس کے مقابلے میں کانگریس نسبتاً ایک ماڈریٹ جماعت سمجھی جاتی ہے۔جس طرح اسرائیل میں ایک لیکوڈ پارٹی ہے اور دوسری بلیو اینڈ وائٹ پارٹی ہے۔وہ دونوں ہی دائیں بازو کی جماعتیں ہیں۔اسی طرح بھارت میں بی جے پی بھی دائیں بازو کی جماعت ہے۔ان کے آر ایس ایس، ویشوا ہندو پریشد جیسی ہندو انتہا پسند تنظیموں سے براہ راست لنکس ہیں۔ان کا ایک مخصوص ووٹ بنک ہوتا ہے جس کو وہ ٹارگٹ کرتے ہیں۔بی جے پی نے الیکشن 2019ء کے لیے اپنا جو منشور دیا ہے وہ بظاہر تو تعمیر وترقی کے لیے ہے لیکن حقیقت میں انہوں نے اس کے ذریعے اپنے مخصوص ووٹ بینک کو ٹارگٹ کیا ہے۔مثال کے طور پر انہوں نے کہا ہے کہ ہم کنسٹرکشن اور روزگار کے لیے 1.4 ٹریلین ڈالرز خرچ کریں گے۔لیکن میرا خیال ہے کہ یہ ان علاقوں کے لیے ہے جن میں ان کا ووٹ بنک زیادہ ہے۔اسی طرح انہوں نے کہا کہ ہم تین سو بلین ڈالرز کسانوں اور زراعت کے لیے خرچ کریں گے لیکن حقیقت میں یہ بھی وہاں خرچ ہوں گے جہاں سے ان کو ووٹ ملے گا۔لیکن بہت سارے انٹرنیشنل مضامین میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بی جے پی اصل میں ہندوتوا کے نظریے پر عمل پیرا ہے۔یعنی وہ بھارت کو مکمل طور پر ایک ہندو سٹیٹ بنانا چاہتی ہے۔اس کے لیے انہوں نے منشور میں یہ چیز بھی رکھی ہے کہ وہ حکومت میں آنے کے بعد آئین کی شق A-35 کو ختم کر کے مقبوضہ کشمیر کا وہ سپیشل سٹیٹس ختم کر دیں گے جس کے تحت مقبوضہ کشمیر میں کوئی غیر کشمیری مستقل آباد نہیں ہو سکتا۔گویا اب بھارت کا کشمیر میں ڈیموگرافک اسٹرکچر کو تبدیل کرنے کا ارادہ ہے کہ ہندوؤں کو وہاں آباد کیا جائے گا اور مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے گا۔یعنی بھارت بالکل اسرائیلی ماڈل کو فالو کر رہا ہے۔دوسرا انہوں نے منشور میں یہ بھی کہا ہے کہ ہم بابری مسجد کی جگہ رام مندر بنائیں گے۔لہٰذا زیادہ چانسز یہی ہیں کہ جس طرح دنیا بھر میں دائیں بازو کی انتہا پسند جماعتیں اقتدار میں آرہی ہیں اسی طرح بھارت میں بھی بی جے پی دوبارہ الیکشن جیت حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائے گی۔اس وقت وہاں کی راجیہ سبھا میں بی جے پی کی اکثریت ہے اور ان کی گیارہ ریاستوں کے اندر حکومت ہے۔یعنی وہاں ان کا کنٹرول ہے۔البتہ لوک سبھا میں ان کو دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہے۔الیکشن جیت لینے کے بعد ان کو یہ تینوں چیزیں حاصل ہو گئیں تو وہ آئین کو تبدیل کرنے کی پوزیشن میں آجائیں گے۔اس کے بعد جس طرح اسرائیل آئین میں ترمیم کے بعد ایک یہودی ریاست میں بدل چکا ہے۔اسی طرح بھارت کو بھی ہندو ریاست میں تبدیل کر دیا جائے گا۔اس کے بعد بھارت میں موجود 22 کروڑ مسلمانوں کی حیثیت درجہ دوم کے شہری کی رہ جائے گی۔بلکہ جس طرح آج روہنگیا مسلمانوں کی حالت ہے وہی حال بھارتی مسلمانوں کا بھی ہو جائے گا اور یہ کوئی ہم ہوا میں بات نہیں کر رہے بلکہ اس سے قبل آسام میں بی جے پی اسی طرح کی ایک کوشش کر چکی ہے جس کے نتیجے میں وہاں 40 لاکھ مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں۔بہرحال اگر بی جے پی اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئی تو پھر اس کا ردعمل بھی شدید ہوگا کیونکہ بھارت میں مسلمان ایک بہت بڑی اقلیت ہیں۔وہ کس حد تک برداشت کریں گے؟ جب بی جے پی حدود کو کراس کرے گی تو پھر یقیناً ان کا ردعمل آئے گا۔ہمارا نظریہ دو قومی نظریہ تھا لیکن انتہا پسند ہندو ایک قومی نظریہ کو مانتے ہیں کہ یہ صرف ہندوؤں کی سرزمین ہے اور وہ اس پر قائم ہیں اور بی جے پی اس کی نمائندگی کرتی ہے سیاسی طور پر، البتہ ان کی نمائندہ اور بھی بہت ساری جماعتیں ہیں۔آر ایس ایس وغیرہ۔ان سب کی کوشش یہی ہے کہ بھارت ایک ہندو ریاست بنے۔لہٰذا مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں چاہے ان کو ہندوؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک نیا پاکستان ہی کیوں نہ بنانا پڑے۔

> اگر بی جے پی نے اتنی اکثریت حاصل کر لی جس سے وہ آئین میں ترامیم کر سکے تو اس کے بعد بھارت میں 22 کروڑ مسلمانوں کی وہی حیثیت رہ جائے گی جو برما میں روہنگیا مسلمانوں کی ہے

سوال: اگر مودی انتخابات جیت جاتا ہے تو کیا خطے میں کشیدگی بلکہ جنگ کے امکانات مزید بڑھ نہیں جائیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: دنیا میں اس وقت جو اہم ممالک ہیں ان میں جب انتخابات ہوتے ہیں تو وہ صرف ان ممالک کا ہی مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ عالمی سطح پر ان انتخابات کو مانیٹر کیا جاتا ہے اور عالمی قوتیں مداخلت کر کے اپنی مرضی کے حکمران لانے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔آج پاکستان مخالف عالمی قوتوں کو بھارت میں ایک ایسے حکمران کی ضرورت ہے جو اس خطے کو جنگ میں جھونک کر ان کے مقاصد پورے کر سکے۔اس لحاظ سے بی جے پی ہی وہ جماعت ہے جو امریکہ اور اسرائیل کو سوٹ کرتی ہے۔لیکن دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ بھارت کو اپنے انجام کی طرف دھکیلنے کے لیے مودی سے بہتر کوئی حکمران نہیں ہو سکتا۔جس طرح ہمارے وزیراعظم نے بھی کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اگر حل ہوگا تو وہ مودی جیسے آدمی کے ذریعے ہی ہوگا۔کانگریس کا تو مسئلہ کشمیر حل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔کانگریس اس مسئلے پر سیاست کرے گی لیکن اس کو حل نہیں ہونے دے گی۔لیکن مودی اپنے اقدامات سے جب کشمیریوں کو دیوار سے لگائے گا تو ردعمل میں پھر وہ اس سے کشمیر لے کر ہی رہیں گے۔جیسے کہتے ہیں کہ جب آپ بلی کو کارنر کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ بالآخر آپ کی آنکھوں پر حملہ آور ہوگی۔سوال یہ ہے کہ یہ ہوگا کیسے؟ ہمارے خیال میں پہلے تو یہ مسئلہ جنگ کی طرف جائے گا لیکن بھارت کی یہ پرانی تاریخ ہے کہ وہ اس وقت تک جنگ نہیں کرتا جب تک اس کو یقین دہانی نہ کرا دی جائے کہ آپ کو جنگ میں فتح ہوگی۔میرے نزدیک بھارت کا جنگ میں جانا امریکہ اور اسرائیل کی پشت پناہی کے باوجود بہت مشکل ہے۔اس وقت جنگ کی دھمکیاں دینا، اور جنگی ماحول بنا دینا ایک چال ہے تا کہ پاکستان جو ایک کمزور معاشی حالات سے دوچار ہے، اسے ان چالوں

کے ذریعے مزید معاشی طور پر کمزور کیا جاسکے۔لیکن جب تک پاکستان کے پاس ایٹمی قوت موجود ہے بھارت جنگ نہیں کرے گا۔شنید یہ ہے کہ امریکہ کے پاس ایسی ٹیکنالوجی موجود ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو منجمد کرسکتا ہے مگر ابھی یہ ممکن نہیں ہے۔لہٰذا بھارت امریکہ اور اسرائیل کے اُکسانے کے باوجود جنگ کی طرف نہیں جائے گا۔اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مودی جب دیکھے کہ حالات بھی خراب ہورہے ہیں اور جنگ میں کر نہیں سکتا تو پھر اس کا پانسہ پلٹنے میں دیر نہیں لگے گی اور وہ مسئلہ کشمیر کے حل کی طرف آجائے گا۔

سوال: کیا بھارت پاکستان پر واقعی حملہ کرنے والا ہے؟

رضاء الحق: وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے یہ بیان دیا کہ بھارت 16 سے 20 اپریل کے درمیان پاکستان پر حملہ کرسکتا ہے۔شنید یہ ہے کہ پاکستان کو روس کی طرف سے یہ انٹیلی جنس اطلاع مہیا کی گئی ہے۔پھر پاکستان نے اس کی تشہیر کی جو کہ ضروری تھی تاکہ ساری دنیا کو پہلے سے ہی معلوم ہو کہ بھارت ہمارے خلاف جارحیت کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے پاس قابل اعتماد انٹیلی جنس ہے۔پہلے اس کا ایک ٹریک ریکارڈ دیکھ لیں کہ پلوامہ حملہ کا سیدھا الزام پاکستان پر لگایا گیا جبکہ کوئی شواہد اس وقت موجود نہیں تھے۔پھر پاکستان کے اندر پے لوڈ گرایا گیا۔پھر کرتارپور والے معاملے میں بھی وہ پیچھے ہٹ گئے۔واہگہ بارڈر کے حوالے سے ایک بات چل رہی تھی لیکن اس کے اوپر بھی وہ پیچھے ہٹ گئے۔اصل بات یہ ہے کہ انڈیا ایک بیانیہ تیار کررہا تھا جو اس کے الیکشن کے لیے ضروری تھا اور اس کے ساتھ اس کا ایک بڑا ایجنڈا بھی ہے۔کیونکہ گریٹر اسرائیل اور ہندتوا دو بالکل ملتے جلتے تصورات ہیں اور یہ انجام کار ایک بڑی جنگ کی طرف دنیا کو لے کر جارہے ہیں۔تمام ابراہیمی مذاہب میں بھی ایک خاص دور کا ذکر ہے جس میں بہت بڑی جنگوں کی پیشن گوئی کی گئی ہے اور کچھ لوگ اس کے بارے میں یہ کہنے سے کتراتے ہیں کہ شاید ہم اس کے قریب پہنچ چکے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم واقعی قریب پہنچ چکے ہیں۔نبی اکرم ﷺ کی بڑی مشہور حدیث ہے جسے حدیث جبرائیل بھی کہتے ہیں۔اس کے آخر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہوں گی؟ان میں سے ایک نشانی کا نبی اکرم ﷺ نے ذکر کیا کہ جب ننگے پیر بکریاں چرانے والے اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے تو سمجھ لو کہ قیامت قریب آچکی ہوگی۔اب اس دور میں کسی کو یہ نشانی نظر نہیں آتی تو اس کو اپنی آنکھوں کا علاج کرانا چاہیے۔اب ان بڑی جنگوں کے لیے کوئی بھی بہانہ چاہیے۔اسرائیل اور یہودی ربائی ہرصورت میں ایک بڑی جنگ کروانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ دنیا پر ہماری حکومت ہو۔وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق مسیح کی خالی جگہ کو پُر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے مطابق ان کے مسایاح نے اس پر بیٹھ کر حکومت کرنی ہے۔اسی طرح عیسائی خاص طور پر رومن کیتھولک یہ چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں رومن ایمپائر دوبارہ بنے۔جبکہ پروٹسٹنٹ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے اور پوری دنیا پر حکومت کریں گے۔وہ یہودیوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔امریکہ میں evangelists گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے یہودی لابی کا بہت زیادہ ساتھ دے رہے ہیں۔اسی طرح مسلمانوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ خراسان سے ایک فوج جائے گی جس نے یروشلم میں جاکر ایک جنگ کرنی ہے۔اس کا دوسرا حصہ اس علاقے کے بارے میں ہے اور وہ جنگ لازمی ہونی ہے چاہے وہ معاشی جنگ ہو یا عسکری جنگ ہو۔یہ جنگ کب ہوگی اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔لیکن اس کے شواہد بہت نزدیک آتے جارہے ہیں۔فرض کریں انڈیا، اسرائیل اور امریکہ میں انتہاپسند حکومت میں آجاتے ہیں تو وہ جنگ کی طرف ہی دنیا کو دھکیلیں گے۔امریکہ کے پاس تقریباً تین ہزار، روس کے پاس ستائیس سو اور باقی ممالک کے پاس پندرہ سو ایٹمی ہتھیار ہیں جو ظاہر ہے جنگ میں ہی استعمال ہونے ہیں۔وہ ان کو زمین کے اندر دفن تو نہیں کریں گے۔جب جنگ شروع ہوجائے تو اس کو ختم کرنا آپ کے اختیار میں نہیں ہوتا۔احادیث میں بھی ان جنگوں کا ذکر بڑی تفصیل سے ملتا ہے۔جن میں شروع میں مسلمانوں کو بہت مار پڑے گی لیکن بالآخر مسلمان غالب آئیں گے۔

ایوب بیگ مرزا: میں نے جو کہا ہے کہ جنگ نہیں ہوگی وہ میں نے مستقبل قریب کے حوالے سے کہا تھا باقی جہاں تک احادیث میں جن جنگوں کی پیشن گوئیاں کا ذکر ہے وہ تو ضرور پوری ہونی ہیں۔کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ اگر حضور ﷺ نے جو پیشن گوئی کی ہے کہ آخری دور میں جنگ ہوگی تو لازماً ہوگی۔کیونکہ ہماری آنکھوں میں تو نقص ہوسکتا ہے لیکن آپ ﷺ کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔

سوال: دنیا کشیدگی کی طرف جارہی ہے۔اس سلسلے میں قرآن وسنت سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: شاعر نے اپنے شعر میں قرآن وسنت کی راہنمائی ہمیں دے دی ہے کہ ع

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اصل میں مسلمان کو مومن ہونے کی ضرورت ہے۔مومن کا مطلب ہے ایمان رکھنے والا۔وہ ایمان جو صرف انسان کی زبان تک محدود نہ ہو بلکہ جو اس کے دل ودماغ میں جاگزیں ہوجائے۔اس ایمان کی ضرورت ہے۔اگر ہم زمینی حقائق پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں پاکستان بہت کمزور نظر آتا ہے اور عالمی قوتوں کو تر نوالہ نظر آتا ہے۔ایسی صورت حال میں ہمارے لیے زیادہ ضروری یہی ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کریں اور اس کے احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں تاکہ ہمارا کائنات کی اصل سپر قوت سے رشتہ استوار ہوجائے۔اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پھر ساری عالمی قوتیں بھی ایک ہوجائیں تو تب بھی وہ پاکستان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ہم دنیوی مال واسباب سب کچھ حاصل کریں لیکن اپنی اصل توقعات اور توکل ان اسباب پر نہ رکھیں بلکہ مسبب الاسباب پر رکھیں۔

❀❀❀

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم ایم ایس سی سائیکالوجی (پنجاب یونیورسٹی)، قد 5.7 کے لیے دینی مزاج کے حامل، اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-4239559

☆ سرگودھا میں رہائش پذیر بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم ایم ایس سی ریاضی، کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ سرگودھا کا رہائشی قابل ترجیح۔

برائے رابطہ: 0320-5851414

☆ ملتان میں رہائش پذیر راجپوت بھٹی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم ایم ایس سی اکنامکس، خلع یافتہ کے لیے برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0336-6014919

فرنگی مدنیت کے فتوحات

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

چلیے ایک قضیہ تو حل ہوا۔ بڑی لے دے رہی۔ گھوٹکی سے دو ہندو لڑکیوں کا قبولِ اسلام کے بعد مسلمان لڑکوں سے نکاح ہو گیا۔ سرحد کے آر پار گرما گرمی شروع ہو گئی۔ اِدھر این جی اوز کی تشویش، اُدھر بھارتی وزیر خارجہ کی تفتیش۔ ہر ممکنہ کوشش رہی کہ لڑکیاں کم عمر ثابت ہو جائیں۔ نہ ہو سکیں۔ طبی ٹیسٹ بھی ہو گئے۔ یہاں تک کہا کہ لڑکیاں نفسیاتی عارضے سٹاک ہوم سنڈروم میں مبتلا ہیں جس میں قیدی، اپنے صیاد (قید کرنے والے) کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تاہم تمام تر احتیاط بھری تحقیقات کے بعد اسلام آباد ہائی کورٹ نے فیصلہ سنا دیا کہ لڑکیاں اپنی آزاد مرضی سے (لڑکیوں کے بیان کے مطابق اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر) مسلمان ہوئی ہیں، لہٰذا انہیں ان کے شوہروں کے پاس بھیج دیا جائے۔

رہا سٹاک ہوم سنڈروم، تو اصلاً ہماری حکومتیں 2001ء سے آج تک امریکہ سے محبت کے نفسیاتی عارضے میں مبتلا ہیں جس نے ہمیں سیاسی، معاشی قید میں جکڑ رکھا ہے۔ حال یہ ہے کہ گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے کی ذہنی کیفیت میں مبتلا اب رہائی ملے گی تو مر جائیں گے والا حال ہو چکا ہے۔ افغانستان آزاد ہونے کو ہے۔ امریکہ اس جنگ کے شکنجے سے نکل بھاگنے کو بے قرار ہے۔ اس کے چلے جانے کے تصور سے ہی ہماری جان پر بنی ہوئی ہے۔ چلیے ابھی تو نیٹو سپلائی بھی جاری ہے۔ ہم اپنے صیاد کی کچھ نہ کچھ خدمت کر رہے ہیں۔ ڈالروں سے مٹھی گرم ہو رہی ہے۔ یہ چلے گئے تو ہمارا کیا بنے گا! اسی کا نام سٹاک ہوم سنڈروم ہے!

ادھر سرحد پار افغانستان کا منظر دیکھیں تو ایک حیرت کدہ ہے۔ 18 سالہ جنگ سے طالبان برآمد ہوئے ہیں تازہ دم، سرخرو! ایک طرف مذاکرات کی میز سجی ہے، دوسری جانب جنگ جاری ہے۔ بگرام ایئربیس پر (کابل سے نزدیک) 4 امریکی طالبان نے مار دیئے۔ سرحدی چیک پوسٹ پر 20 افغان فوجی ہلاک، 8 زخمی، 8 لاپتا۔ چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا۔ سمنگان میں افغان سپاہی، دو ساتھیوں کو نشانہ بنا کر طالبان سے جا ملا۔ سرپل میں بھی فوجی اڈے پر حملہ کر کے 5 اہلکار ہلاک کر دیئے۔ افغانستان کے بڑے حصے پر ان کا حکم چلتا ہے۔ اپنے حدودِ کار و اقتدار میں اسلامی نظام چل رہا ہے۔ امن و امان قائم کر رکھا ہے۔ 18 سالہ جنگ میں پسِ پردہ حکومتی ڈھانچہ (shadow) حکومت چلتی رہی کسی نہ کسی صورت۔ امیر، شوریٰ، عدلیہ، عسکری کمیشن، عسکری اور عوامی امور کی نگرانی کرتے رہے۔ شدید ترین حالات میں بھی استقامت کے ساتھ صوبائی، ضلعی نظام درپردہ موجود تو رہا۔ سو ملا عمرؒ نے جو کہا تھا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی جان لیں کہ امارتِ اسلامیہ ایسا نظام نہیں کہ اس کا امیر، سابق بادشاہ ظاہر شاہ کی طرح روم چلا جائے گا اور فوج تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دے گی۔ یہ جہاد کے منظم محاذ ہیں۔ اگر تم شہروں اور دارالحکومت پر قابض ہو گئے اور اسلامی حکومت گرا دو گے تو مجاہدین دیہاتوں، پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ پھر تم کیا کرو گے؟ کمیونسٹوں کی طرح مارے جاؤ گے؟ سو ملا عمرؒ روم تو نہ گئے، پامردی سے جنگ لڑتے رہے۔ امریکی بیسز کے قریب جنگ رواں کر کے بیٹھے دن رات قرآن پڑھتے، معین وقت پر اللہ کے ہاں سکون سے جا سوئے! بات پوری ہو گئی۔ کمیونسٹ روس والا حشر آج امریکہ کا ہے۔ آخر ہوا کیا؟ بش نے کہا تھا: دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تم چھپو اور ہم تمہیں ڈھونڈ نہ سکیں۔ سو بڑھک کا انجام دیکھئے! ملا عمرؒ نے اپنی قوم اور مجاہدین سے کہا تھا: اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے لیے امریکہ اور ایک چیونٹی دونوں برابر ہیں۔ سو سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی تو ہوئے!

ایک ہم ہیں کہ ہر ایک سے دبنے کے لیے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ شعبان کا مہینہ، ہمیں ہماری اسلامیت لوٹانے، یاد دلانے چل رہا ہے، ماہِ رمضان کی تیاری کا مہینہ۔ ہمارا حال یہ ہے کہ بھارت کے خلاف اللہ نے کامیابی ہماری جھولی میں ڈال دی، مگر ہماری ہندو نوازی کی خُو کم نہ ہوئی۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے نام پر، اس کے بعد وفاقی وزارتِ مذہبی امور کے زیرِ اہتمام اسلام آباد آرٹ کونسل میں ہندو مذہبی رقص کا رنگ برنگا منظر سٹیج پر دھرا ہے۔ ہم نے تو کبھی ہندو، عیسائی اقلیتوں کو مذہبی ہم آہنگی کے لئے عید الفطر، عید الاضحیٰ مناتے نہیں دیکھا۔ عجب مناظر رہتے ہیں کہ آئے روز اکثریت، اقلیتوں کے دن مناتی ہلکان ہوئی رہتی ہے۔ تحریف شدہ شرک آلود ادیان میں ہم اپنی توحیدی وحدت کیونکر کھو سکتے ہیں؟ کہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی وراثت کے امین، خاتم الانبیاء، امام الانبیاء کی امت اور کہاں صیادوں کا مسلط کردہ وحدتِ ادیان کا فلسفہ! کہاں شفاف کوثر و تسنیم کے پانیوں سے دھلی تہذیب، (روح الامین، جبرئیل کی لائی ہوئی) اور کہاں ڈارون کے توہمات کے جنگلوں سے برآمد شدہ مغربی سیکولرازم۔ چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر یا گائے کے تقدس پر انسانی خون ارزاں کرنے والے بھارتی سیکولرازم میں اپنی شناخت گھبرا کر گم کر دینے کے فلسفے بگھارنا!

بھارت کی طرف سے ہمیں یوں بھی سنگین خطرات و خدشات لاحق ہیں۔ اس تناظر میں ملکی یک جہتی اتفاق و اتحاد، دشمن کے مقابل، اور اللہ کے حضور عجز و نیاز دونوں لازم ہیں۔ نیز جلد یا بدیر افغانستان میں طالبان کو آنا ہی ہے۔ زمینی حقائق اور آسمانی حقائق (احادیث باب الفتن) یہی بتاتے ہیں۔ امریکہ سات سمندر پار لوٹ ہی جائے گا۔ ہمسائے بدلے نہیں جا سکتے۔ سو مشرقی ہمسائے سے چوکس رہنا اور مغربی ہمسائے سے تلافیٔ مافات کی سعی کرنا۔ وہ کشادہ دل، وسیع الظرف، با اصول اور ایمان سے مالا مال ہیں۔ بھارت کے مقابل ہماری پشت پناہی کا ایک مضبوط عنصر ہیں۔ خارجہ پالیسی سدا امریکہ دوستی کے گرد گھومتے دائروں کے لاحاصل سفر میں مبتلا رہے گی یا ہم صبح کے بھولے شام گھر لوٹنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟

ہمارا حال تو یہ ہے کہ ایک طرف ریاستِ مدینہ کا عنوان دیتے ہیں اپنے طرزِ حکمرانی کو، دوسری طرف 12 اپریل سے نیشنل کونسل آف آرٹس اسلام آباد میں دو روزہ

میوزک میلہ، شعبان میں ہونے چلا ہے۔ قبل ازیں کوکا کولا کی تشہیری مہمات کے تحت بڑے شہروں میں راگ رنگ میلے ٹھیلوں کے پے در پے اہتمام (ایک ڈوبتی معیشت جو سودی جان لیوا قرضوں کی بیساکھیوں پر کھڑی ہے) ملکی چیلنجز سے کلیتاً بے نیاز، بابر بہ عیش کوش کے مناظر دکھاتے ہیں۔ نوجوان نسل کو تعلیم، محنت، سنجیدہ علمی سرگرمیوں سے دور ہر وقت ہاؤ ہو (کھیل یا رقص و سرود) میں مبتلا کیے رکھنے کے مسلسل سامان ہیں۔ امتحانوں میں نقل، بوٹی مافیا، گرتے تعلیمی معیار کا سامنا ہے۔ عیش کوش نوجوان لڑکے لڑکیاں فارم ہاؤسز اور ہوٹلوں میں ڈانس پارٹیوں اور منشیات میں دھت پائے جا رہے ہیں۔ (آئے دن کی خبریں) لڑکیاں، لڑکے ماڈلنگ میں آسان پیسہ، سستی شہرت تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ حال ہی میں کراچی سے ماڈلنگ کے لیے لاہور آئی لڑکی کو تین لڑکے تشویشناک حالت میں ہسپتال چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ یہ ہے آزادیٔ نسواں اور ترقیٔ نسواں کی آخری منزل۔ ایک رنگساز کی آزاد بیٹی جو شہر شہر تنہا گھومتی (کھانا گرم کرنے اور موزہ ڈھونڈ کر دینے کے بندھنوں سے آزاد کی گئی) سہانے خواب دیکھتی آوارہ لڑکوں اور منشیات کی بھینٹ چڑھ گئی۔ نوجوانوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں۔ حرص و ہوس کے بازار گرم ہیں۔ خاندان اجڑ رہے ہیں۔ حکومت سیاسی رسہ کشی، کھینچا تانی سے فرصت نہیں پا رہی کہ پلٹ کر دیکھے۔ تبدیلی کے عنوان سے تعمیر تو کیا ہوگی، تجاوزات کے نام پر شہر شہر کھنڈرات تیار ہیں۔ اسلام آباد بھی کئی جگہ جنگ زدہ علاقے کا نقشہ پیش کر رہا ہے!

مسلم ممالک میں معاشرتی انتشار بویا جا رہا ہے ترقی آزادی کے نام پر جو معاشروں کو دیمک بن کر چاٹ رہا ہے۔ اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ اردو نیوز جدہ کی خبر ہے کہ سعودی عرب میں گزشتہ 18 ماہ میں ایک لاکھ 9 ہزار علیحدگیاں، شادی شدہ جوڑوں میں واقع ہوئی ہیں۔ خودسری، نافرمانی اور دیوانی شاپنگ کے شوق کا شاخسانہ۔ قوم نے ڈھونڈ لی فلاح کی راہ! نتیجتاً اب مغربی ممالک کی طرح ہمارے ممالک بھی نفسیاتی امراض اور ڈپریشن کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ کچھ تو سوچیے! کچھ تو کیجیے!

بے کاری و عریانی و مے خواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(11 تا 17 اپریل 2019ء)

جمعرات (11 اپریل) کو مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں مرکزی مجلس عاملہ کے ہفتہ وار اجلاس میں شرکت کی۔ جمعہ (12 اپریل) کو جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نمازِ جمعہ ایک حبیب جناب آصف جمال نے اپنے ذاتی مسئلے کی بابت امیر محترم سے رہنمائی حاصل کی۔ اسی دوران پیرس میں مقیم ایک حبیب جناب عثمان ادریس بھی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ ہفتہ (13 اپریل) کو قرآن اکیڈمی میں اہم دفتری اور زیر التوا امور نمٹائے۔ بعد نمازِ عصر اسلام آباد کے لیے روانگی ہوئی۔

اتوار (14 اپریل) کو صبح 10 بجے شیڈول کے مطابق حلقہ اسلام آباد کے اجتماعِ رفقاء میں شرکت کے لیے پیھونٹ پہنچے۔ امیر حلقہ نے اپنے مقامی امراء کا' مقامی امراء نے اپنے اپنے نقباء کا اور پھر نقباء نے رفقاء کا تعارف کرایا۔ چائے کے وقفے کے بعد نئے رفقاء سے تفصیلی تعارف حاصل کیا گیا۔ اس کے بعد امیر محترم نے تذکیری نوعیت کا مختصر خطاب کیا۔ بعد ازاں' حلقہ کی مجلس شوریٰ کے اراکین کے ساتھ ایک تفصیلی نشست ہوئی۔ نمازِ ظہر اور ظہرانے کے بعد اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ سوموار (15 اپریل) کو صبح 10 بجے طے شدہ مصروفیت کے تحت اسلام آباد میں اسلامی نظریاتی کونسل کے سیکریٹری سے دو گھنٹے کی تفصیلی ملاقات رہی۔ ملکی قوانین کو شریعت کے مطابق ڈھالنے اور ان کے نفاذ کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ سیکریٹری صاحب نے اپنے ادارے کی چند مطبوعات امیر محترم کو ہدیتاً پیش کیں۔ بعد ازاں' کونسل کے چیئرمین جناب قبلہ ایاز سے بھی مختصر ملاقات اور تبادلہ خیال کا موقع ملا۔ بعد نمازِ ظہر امیر محترم واپس لاہور روانہ ہوئے۔ اس دورے کے دوران منعقدہ تمام پروگراموں میں نائب ناظم اعلیٰ (پاکستان شمالی) جناب راجہ محمد اصغر ہمہ وقت موجود رہے۔

منگل (16 اپریل) کو صبح 9:30 بجے مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں فیصل بینک کے ریجنل منیجر اور منیجر سے تفصیلی ملاقات رہی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی اور مرکزی ناظم بیت المال جناب اعجاز لطیف بھی موجود رہے۔ اسی روز شام 4 بجے قرآن اکیڈمی میں حلقہ اسلام آباد کے رفیق ڈاکٹر دانیال نے ایک ذاتی مسئلے کے حوالے سے امیر محترم کے ساتھ ملاقات کی۔ بعد نمازِ عصر قرآن اکیڈمی میں قرآن کالج کے سابق استاد جناب حافظ نذیر احمد ہاشمی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ بعد نمازِ مغرب طے شدہ پروگرام کے مطابق جناب خان محمد کی رہائش گاہ پر حلقہ لاہور شرقی کی مقامی تنظیم چھاؤنی شمالی کے رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ مقامی امیر نے نقباء کا اور پھر نقباء نے رفقاء کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں' ''عربی گرامر کورس'' مکمل کرنے والے حضرات میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ (مرکز) جناب ڈاکٹر امتیاز احمد بھی موجود تھے۔ بدھ (17 اپریل) کو صبح 10:30 بجے سے نمازِ ظہر تک قرآن اکیڈمی میں ضروری امور نمٹائے۔ اسی روز بعد نمازِ عصر تا عشاء مسجد بنت کعبہ میں جاری مبتدی و ملتزم تربیتی کورس میں ''نظم بالا اور مامورین کا باہمی تعلق'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ (مرتب: محمد خلیق)

V بناتے جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں

محمد فہیم تیمر گرہ

چند سال پہلے سندھ میں ایک ’’چھوٹے جتوئی‘‘ صاحب شاہ رخ نامی نے ایک ساتھی شاہ زیب کو دن دہاڑے قتل کردیا۔’’جتوئی‘‘ کی گرفتاری نہ ہوسکی کیونکہ مقتول شاہ زیب نہ کوئی جتوئی تھا، نہ جاکرانی، نہ مزاری، نہ زرداری بلکہ ایک عام پاکستانی شہری اور ایک پولیس آفیسر کا بیٹا تھا۔تاہم اس کی حیثیت جتوئی کے مقابلے میں ہیچ تھی۔ شاہ رخ کو بحفاظت دبئی پہنچایا گیا۔تاہم اس وقت کے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی مداخلت پر قاتل کو دبئی سے گرفتار کرکے واپس لایا گیا۔یاد پڑتا ہے جب وہ چوکرا جتوئی کسی عدالت میں پیشی بھگتنے کے بعد نکلتا تھا تو بڑے فخر کے ساتھ’’V‘‘ کا نشان بنا کر اپنے قاتل ہونے پر اتراتا دکھائی دیتا تھا۔ساتھ ہی اس کے پیچھے اس کے ’’غنڈے‘‘ بھی اس فاتحانہ نشان کے ساتھ میڈیا کے سامنے آکر’’V‘‘ کا نشان بنا کر انصاف کا مذاق اُڑاتے جاتے تھے جیسا کہ ہم جانتے ہیں’’V‘‘ Victory یعنی فتح کی نشانی ہے۔جب کھیل کے میدان میں فیصلہ ہوجاتا ہے تو جیتنے والی ٹیم کے کپتان کو وکٹری سٹینڈ پر کھڑا کرکے اس کی فتح پر تماشائی اسے داد دیتے ہیں۔لیکن اب’’V‘‘ کی نشانی کا استعمال وہ بڑے بڑے مجرم بڑے فخر کے ساتھ کرتے ہیں جس کی ایک مثال اوپر کے چند جملوں میں بیان ہوئی ہے۔

ملک عزیز میں کرپشن، منی لانڈرنگ، ترقیاتی سکیموں کے نام پر ملکی دولت کی لوٹ کھسوٹ، غریبوں کا خون چوس کر امارات کی تعمیر، سمگلنگ اور منشیات کے کاروبار پر دولت کے انبار لگانا وغیرہ وغیرہ وہ سب طریقے ہیں جن میں اس ملک کا نام نہاد اشرافیہ ملوث ہے۔اس کا پتہ تو نیب (NAB) کے گزشتہ دو تین سال کی تحقیقات کے نتیجہ میں سامنے آچکا ہے۔تاہم میرا خیال ہے کہ یہ تو tip of the iceberg ہے۔افسوسناک مشاہدہ یہ ہے کہ پلے بارگین کے سوا کسی بڑی مچھلی کو نہ تو سبق آموز سزا مل سکی اور نہ کسی سے ہڑپ کردہ قومی دولت اگلوائی جاسکی۔البتہ عدالتوں میں پیشیاں بھگتنے کے بعد جب یہ قومی مجرم باہر آتے ہیں تو لامحالہ’’V‘‘ بنا کر نہایت فخر کے ساتھ سینہ تان کر اپنی نمائش کرا رہے ہیں۔گویا وہ بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ مجھے کچھ نہیں ہورہا، چند پیشیاں بھگتا کر رہائی ملنی ہی ملنی ہے۔ اس ملک میں اس نوعیت کے جرائم میں وہ لوگ ملوث ہیں جن کو عدالتوں میں پیشیوں کے سوا کسی سزا کا امکان نہیں۔ مثالیں آپ خود سوچ سکتے ہیں تاہم چند تو ظاہر وباہر ہیں جن کو اتنی مدت عدالتی کارروائیوں کے بعد بھی کچھ نہیں ہورہا ۔نواز شریف، شہباز شریف، ڈاکٹر عاصم، آصف زرداری، فریال تالپور، ایفڈرین والا شہزادہ، راجہ رینٹل صاحب، انور مجید، ایان علی، مشرف وغیرہ، گنتے جایئے! وزیراعظم عمران خان کا یہ دعویٰ کہ وہ لیٹروں کا پیچھا کررہے ہیں، ایک مہمل دعویٰ ہے کیونکہ یہ ان کے بس کی بات نہیں، عدالتیں موجود ہیں۔جن جن پر نیب ہاتھ ڈالتا ہے انھیں عدالتوں سے رہائی یا ریلیف ملتے جارہے ہیں۔

’’V‘‘ بنانے والے ایک طرف لیکن طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ جو عوام کالانعام ہیں اور جن کو سیاسی شعبدہ بازوں نے مختلف سلوگن کے ذریعے اپنے پیچھے لگایا ہے یہ کب ہوش مند انسانوں جیسا سوچنے کے قابل بن سکیں گے۔ یہ ایک دوسرے کے کندھوں پر چڑھ کر’’V‘‘ کی نشانی بنانے والے اپنے ان مجرم’’ہیروز‘‘ کے آگے پیچھے اچھلتے، کودتے اور’’زندہ باد مردہ باد‘‘ کی چیخیں لگارہے ہیں۔ یہی وہ طبقہ ہے جن کے ووٹوں سے یہ استحصالی ٹولہ اسمبلیوں میں پہنچ کر اقتدار کے مسندوں پر براجمان ہوتے ہیں۔اور وہاں سے اپنا دھندا شروع کردیتے ہیں۔ تالیاں بجانے والے عوام اپنے ان دوست نما لیڈروں کے لیے مرنے مارنے پر ہر وقت تلے رہتے ہیں۔حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ یہی نام نہاد لیڈر گزشتہ 70 سالوں سے سیاست کے نام پر لوٹ مار کے بازار میں سرگرم عمل ہیں۔ایسے لیڈر بھی بنتے دکھائی دے رہے ہیں جنہوں نے کبھی کسی سردی گرمی، گرانی، بھوک بیماری، لوڈشیڈنگ، پریشان حالی کچھ بھی نہیں دیکھا۔ان پر انگریزی کا یہ مقولہ راست آتا ہے "Born with a silver spoon in their mouth" بعض لیڈروں کے گھوڑوں اور کتوں کی خوراک میں بادام، گوشت اور دودھ جیسی چیزیں شامل ہوتی ہیں، جن کا غریب عوام سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ وہ بیچارے روٹی کے ٹکڑے اور پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ان استحصالی خاندانوں کے کتے صوفہ سیٹوں پر آرام فرمارہے ہوتے ہیں۔غربت، بھوک وافلاس، بے سروسامانی اس استحصال زدہ طبقہ کا مقدر ہے۔یہ طبقہ بخوبی جانتا ہے کہ ان کو لوٹنے والے یہ استحصالی قوتیں ہیں جو ان کی محرومی کا سبب ہیں۔لیکن پھر بھی وہ ان کے’’V‘‘ کے نشان پر بھنگڑا ڈالنے اور ناچنے والے غیرت وحمیت سے اس حد تک تہی دست ہوچکے ہیں کہ خوب جاننے کے باوجود کہ انھوں نے اس ملک کو نہایت بے دردی سے لوٹا ہے۔اس کا ستیاناس کردیا ہے، ان کے خلاف عدالتوں میں تحقیقات ہورہی ہیں۔انھوں نے گزشتہ ادوار میں اربوں ڈالر قرضے لے کر ہڑپ کردیئے ہیں جن پر آج اربوں ڈالر سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی جائیدادوں، بنک بیلنسوں اور سینکڑوں بیرونی انوسٹمنٹ کے لیے کوئی ثبوت مہیا نہ کرسکنے کے باوجود اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

بے نامی اکاؤنٹس ایک اور نرالہ حربہ دریافت کیا جاچکا ہے۔اس کے بڑے بڑے ملزم جو اس ملک کے ’’بڑے‘‘ لوگ ہی ہیں جب عدالتوں یا نیب کے دفاتر سے نکلتے ہیں تو ان کے چہروں پر فاتحانہ مگر منافقانہ مسکراہٹیں ہوتی ہیں اور انگلیوں سے وہی’’V‘‘ کا نشان بنا کر نکلتے ہیں۔ اور وہی انبوہ جاہلاں ان کے آگے پیچھے ناچتے گاتے اور تالیاں بجاتے جارہے ہیں۔ایک عجیب تماشا ہے اگر نیب کسی ملزم کو مجرم ثابت کرنے کے مرحلے تک پہنچا کرلے جاتا ہے تو دوسرے لمحے کسی عدالت سے اس کی ضمانت ہوکر اسے پھر’’V‘‘ کا نشان بنانے کا موقع ملتا ہے۔ابھی تک نہ منی لانڈرنگ میں کسی کا معاملہ منطقی انجام کو پہنچا اور نہ ہی بے نامی اکاؤنٹس کے مجرموں کو کچھ ہوا۔ماڈل ٹاؤن کے قتل عام کے مجرموں کو سزا ملی اور نہ ہی ساہیوال کے دلخراش واقع کے مجرموں کو۔ راؤ انور جو نقیب اللہ محسود کا

قاتل ہے،400اور قتل بھی کر چکا ہے۔مگر ابھی تک ’’V‘‘ کے نشان کے ساتھ دندناتا پھرتا ہے۔ بیرونی ملک کی جائیدادوں میں سے کوئی بھی ضبط نہ کی جاسکی۔شہزادے انگلستان میں کاروبار کر رہے ہیں، اسحاق ڈار اور مشرف بیرونی ملک مزے اڑا رہے ہیں۔ ریاست کی بے بسی دیکھیئے کہ وہ کسی مجرم کو واپس نہ لاسکی۔ایان علی نامی ماڈل کو جس فرض شناس اور محبِ وطن پولیس آفیسر نے گرفتار کیا تھا اسے عبرت کا نشانہ بنایا گیا۔اور ماڈل گرل سینکڑوں دفعہ ’’V‘‘ بنا کر پھرتی رہی ہے۔اسے پتہ ہے کہ اسے کچھ بھی نہیں ہونا ہے۔ پرویز مشرف نامی شخص جس نے اس ملک کی غیرت ،مفاد ،ساکھ اور سب کچھ لاکر امریکہ کے قدموں میں نچھاور کیا تھا ،آرام سے باہر جا کر ڈانس پارٹیوں اور رنگ رلیوں سے لطف اندوز ہوتا رہا (اب تو وہ اللہ کی پکڑ میں آچکا ہے اسے ایسی بیماری لاحق ہو چکی ہے جس کے متعلق جدید میڈیکل ابھی تک کچھ نہیں جانتا)۔ ریاست اتنی کمزور ہے کہ اتنے بڑے مجرم کو عدالت میں لاکر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

جیلوں میں غریب اور بے بس معمولی نوعیت کے جرائم کے مرتکب سڑ رہے ہیں۔ان کا کوئی پوچھتا نہیں جبکہ سب سے بڑے مجرم کے لیے 6 ہفتوں کی رہائی بہت آسانی سے دی جارہی ہے۔کاش اس ملک میں اسلامی قانون نافذ ہوتا جس پر غداری کے مرتکب کو پھانسی، چور اور ڈاکو کے ہاتھ کاٹ کر نشان عبرت بنانے کی کارروائی ہوتی۔تو آپ دیکھیے کہ یہ معاشرہ کتنی جلدی پاک صاف ہو کر ملک امن اور خوشحالی کا گہوارہ بن جاتا۔ چونکہ ہم اس بنیادی وعدے سے منحرف ہو چکے لہٰذا اللہ تعالیٰ ان ہی لٹیروں کے ذریعے ہمیں عذاب پر عذاب دیتا ہے۔یہ اس کا قانون ہے کہ جب ہم اپنا وعدہ نہ نبا سکے تو اسے بھی ہم پر ذلالت مسلط کرنا ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام ان مجرموں کو جوتیاں مارنے کی بجائے ان کی ’’V‘‘ کے نشان بنانے کے جواب میں ناچتے ہیں اور عدالتیں انھیں ضمانتیں اور ریلیف دے رہے ہیں۔ان کو ہسپتال سے عدالت لانے کے لیے VIP پروٹوکول دیئے جاتے ہیں۔ ہسپتالوں اور جیلوں میں ان کو شاہانہ سہولیات حاصل ہیں۔ انھیں امید ہے اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ان بڑی مچھلیوں کو کوئی گزند نہیں پہنچایا جاسکتا۔ یہاں آخری ’’V‘‘ کے ساتھ باہر آکر پھر ہمارے کندھوں پر سوار ہو جائیں گے۔ان کے کل گناہ دھل جائیں گے۔وہ سب عدالتوں کی گنگا جمنا میں نہا کر پاک صاف نکل آئیں گے۔اور بھنگڑے والے عوام بزبان حال حسب معمول کہتے رہیں گے’’V بناؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں‘‘ یہ ایک شاہ رخ جتوئی تو نہیں یہ تمام شاہ رخ ہیں۔ان کے شکار یہ تمام ’’شاہ زیب‘‘اور’’نقیب اللہ‘‘ ہیں۔

ان سیاستدانوں نے نہایت مکاری اور چالاکی سے ان سادہ لوح عوام کو سیاسی مذہبی ،لسانی ،علاقائی صوبائی، نسلی، فرقہ واری اور مسلکی بنیادوں پر تقسیم کر کے اپنے اپنے پیچھے لگا رکھا ہے۔اب تو ’’پاکستانی قومیت‘‘ کے تصور کو بھی ایک بہت بڑے سازش کے تحت ختم کرنے کی کوشش شروع ہو چکی ہیں۔کوئی پختون اتحاد بنا رہا ہے تو کوئی مفادات کے نام پر ذیلی نسلوں کی تقسیم در تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ آفریدی ہے، یہ شنواری ہے یہ خٹک ہے، یہ گجر ہے، یہ وردک ہے، یہ سواتی ہے۔ یہ مشوانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔خدا کے بندو یہ ملک تو ایک کلمہ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔یہاں مسلمان اور پاکستانی ہیں۔آپ نے ان کو کیوں تقسیم در تقسیم کر کے تباہ کرنے کی ٹھانی ہے۔ دراصل ’’V‘‘ کا نشان بنانے والوں کے لیے اس ’’امت مسلمہ پاکستانیہ‘‘ کی تقسیم در تقسیم ان کے مفادات کے لیے ضروری ہے۔تاکہ وہ ان کو چھوٹے چھوٹے باہم متصادم گروپوں میں تقسیم کر کے اپنے پیچھے لگا سکیں۔ اور اپنی چوہدراھٹ، سرداری، وڈیرہ پن اور خانی ازم کو برقرار رکھ سکیں۔ یہ بات اب انہونی لگتی ہے کہ اس قوم کو اتنی شعور آجائے کہ یہ اس ملک کو لوٹنے والے اور استحصالیوں کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھ کر ان کو مسترد کر لے۔ اور’’V‘‘ کے نشان کی بجائے ان کا جوتوں کے ساتھ سواگت کرلیں۔ جو چور ڈاکو اور کرپٹ ہیں ان کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ان کے لیے مزید تالیاں بجا کر اور بھنگڑے ڈال کر ان کو مزید اپنے سروں پر سوار کرنے کا موقع نہ دیں۔ یہ ایک انڈیکیٹر ہے جب تک قوم میں یہ احساس اور خود شعوری نہیں آتی ،اس قوم کی بگڑی بن نہیں سکے گی۔ وہ’’V‘‘ کا نشان بناتے رہیں گے اور ہم خالی پیٹ، خالی ہاتھ اور خالی الذہن ہو کر بھی ان کے آگے ناچتے رہیں گے۔ اگر یہ خود شعوری نہیں آتی اور عوام کی عظیم اکثریت اندھی ہو کر ان شعبدہ بازوں کے پیچھے ہجوم بنا کر تالیاں بجاتی رہی تو اس قوم کا خدا حافظ۔ واحد علاج یہ ہے کہ قوم واپس مڑ کر نظریۂ پاکستان اور تخلیق پاکستان کے مقاصد کو عملی طور پر سمجھ کر سینہ سے لگائے اور اس کے لیے کام کریں۔ حضرت اقبالؒ کے یہ اشعار تو ہماری پوری تصویر کشی کر رہی ہیں۔

خدا آں ملتے را سروری داد
کہ تقدیرش بدست خویش بنوشت
بہ آں ملت سروکارے ندارد
کہ دہقانش برائے دیگراں کشت

❀❀❀

بقیہ: خصوصی رپورٹ

نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ علوم القرآن ،علوم الحدیث اور عربی زبان کی تعلیم و ترویج بہت محنت طلب کام ہے۔ آج آپ کے سامنے ایک عملی مظاہرہ سامنے آیا ہے۔جس سے واضح ہوتا ہے کہ درس نظامی کا علم ازحد محنت شاقہ کا متقاضی ہے۔موجودہ دور میں ہمیں تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ معاشرے میں جو سیاسی ،معاشی اور معاشرتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ ہمارے جید علماء یہ سمجھتے تھے اور سمجھ رہے ہیں کہ کسی بھی فرد کے مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے اندر اسلام کے اجتماعی و سیاسی نظام کا بھی شعور ہونا چاہیے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ آج کل ہمارے وزیراعظم صاحب غیر مسلموں کو بھی accommodate کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ اگر وہ قادیانیوں کو اپنے قریب کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا۔بہر حال ہمیں تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ ایک ایسی اجتماعی کوشش بھی کرنی ہے تاکہ جس مقصد کے لیے ہمارا ملک بنایا گیا اس کی طرف بھی پیش رفت ہو۔

مولانا عبدالرشید خلیل صاحب کی دعا پر اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔

دعائے مغفرت
إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار گوجر خان کے معتمد عمومی شیراز حسن کی بیٹی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0345-9750417

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔قارئین سے بھی دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھَا وَارْحَمْھَا وَاَدْخِلْھَا
فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

کلیۃ القرآن کی سالانہ تقریب
تکمیل بخاری شریف و دستار فضیلت

مرتضیٰ احمد اعوان

31 مارچ 2019ء کو کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور میں چوتھی تقریب تکمیل بخاری شریف و دستار بندی منعقد ہوئی۔ طلبہ اور اساتذہ کرام کا جوش و ولولہ قابل دید تھا۔ پروگرام میں نامور علماء کرام اور طلبہ کے والدین بھی تشریف لائے تھے۔ انتظامی کمیٹی کے ممبران نے اس تقریب کے انتظامات کو احسن انداز سے انجام دیا۔ پروگرام کو کنڈکٹ کرنے کے فرائض کلیۃ القرآن کے استاد مولانا محمد فیاض نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جس کی سعادت کلیۃ القرآن کے استاذ حافظ مولانا تنویر احمد نے حاصل کی جبکہ کلیہ کے ہونہار طالب علم میاں حمزہ ہریرہ نے نعت رسول ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

کلیۃ القرآن کے ناظم اعلیٰ جناب حافظ عاطف وحید نے اپنے استقبالیہ خطاب میں تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ کلیۃ القرآن میں دینی و عصری تعلیم کا سلسلہ 2008ء میں والد محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے شروع کیا تھا۔ اس سے پہلے قرآن کالج تھا جو 87-1986ء میں شروع کیا تھا لیکن اس میں دینی تعلیم کے نصاب سے والد صاحب رحمہ اللہ کو اطمینان نہیں تھا اس لیے انہوں نے کالج کو بند کر کے یہ سلسلہ شروع کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی زندگی کے آخری دو سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں بہت مبارک خیال پیدا کیا اور پھر وہ ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی۔ الحمدللہ! میں نے ان کی راہنمائی و مشورے پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسا ادارہ بنانے کی کوشش کی جس میں علوم دینیہ کی تدریس اور طلبہ کی تربیت پر اصل توجہ مرکوز ہو، اور عصری علوم کی ضرورت اور تقاضوں کو بھی قوت بہم پہنچائی جائے۔ بہرحال 2016ء سے تکمیل بخاری کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا اور آج ہم چوتھی ختم بخاری کی تقریب میں شریک ہیں۔ اس تقریب کی بہت سی برکتیں اور سعادتیں ہمارے حصے میں آنی ہیں۔ ان شاء اللہ! طلبہ نے صحیح بخاری کے ساتھ ساتھ دوسرے صحاح ستہ کی کتابوں کو بھی سبقاً سبقاً پڑھا ہے جو بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ پھر انہوں نے آٹھ سالوں میں درس نظامی کا پورا نصاب مکمل پڑھا ہے۔ درس نظامی کے نصاب پر تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے، البتہ اس کے پڑھانے کی ترتیب میں تھوڑا بہت فرق ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بچے اپنی عملی زندگی میں اس تمام پیغام اور علم کی حکمتوں کو اپنے پیش نظر رکھ سکیں گے۔ اگر انہیں اس امت کی قیادت کی کوئی ذمہ داری ملتی ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس علم کی بدولت اپنی اس ذمہ داری کو بہتر انداز میں نبھائیں گے۔ یہ بہت ساری سعادتیں ہیں جو یہاں جمع ہو رہی ہیں۔ الحمدللہ! ہمارے اس ادارے کے پرنسپل ریاض اسماعیل صاحب اور ان کی اساتذہ کی ٹیم بہت محنت کر رہے ہیں اور طلبہ کی تربیت بہت احسن انداز میں کر رہے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ جب ہم نے یہ کام شروع کیا تھا تو کچھ لوگوں نے اعتراضات بھی کیے تھے لیکن جامعہ اشرفیہ کے استاد الحدیث مولانا محمد یوسف خان صاحب نے روز اول سے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمارے ساتھ ہر قسم کا تعاون بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور انہیں بہتر اجر سے نوازے۔

کلیۃ القرآن کے ناظم تعلیمات مولانا عبدالوہاب نے درس نظامی کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا سرمایہ دین اسلام ہے اور دین اسلام کی بقاء علم کے ساتھ وابستہ ہے اور علم سے علم الٰہی یعنی قرآن وحدیث کا علم مراد ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں اصحاف صفہ یہ علم حاصل کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم علم دین کے چمکتے ستارے تھے۔ ان کے سنہرے دور میں علم کے نئے نئے چشمے پھوٹے۔ جن لوگوں نے علم کی قدر کی اللہ نے انہیں دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ درس نظامی کا مکمل نصاب مرتب شکل میں موجود ہے۔ کلیۃ القرآن میں قرآن کریم کا ترجمہ اور عربی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دینی تعلیمات کی ترویج کے لیے اسوہ محمدی ﷺ کی بہت اہمیت ہے اس کے بغیر اس علم میں گمراہی آجاتی ہے۔

کلیۃ القرآن کے پرنسپل جناب ریاض اسماعیل نے ادارے کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت طلبہ کی کل تعداد 135 ہے اور تقریباً 20 اساتذہ ہیں۔ طلبہ درس نظامی میں درجہ اولیٰ سے درجہ دورۂ حدیث تک تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ عصری تعلیم میٹرک سے ایم اے تک حاصل کرتے ہیں۔ طلبہ کی تدریس فجر کے بعد سے شروع ہو جاتی ہے۔ صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک درس نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اس کے بعد دوپہر تین بجے تک عصری تعلیم کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ پچھلے سال درس نظامی کے امتحان میں چھ درجوں کا نتیجہ سو فیصد رہا جبکہ درجہ اولیٰ کا 88 فیصد اور دورۂ حدیث کا نتیجہ 91 فیصد رہا۔ عصری تعلیم میں میٹرک کا رزلٹ سو فیصد، ایف اے 76 فیصد جبکہ بی اے اور ایم اے کا رزلٹ سو فیصد رہا۔

اس کے بعد درجہ خامسہ کے طالب علم حافظ عبدالرحمان نے عربی میں تقریر کی۔

جامعہ فتحیہ کے استاد مولانا عبدالرشید خلیل نے اس پروگرام میں خصوصی طور پر شرکت کی تھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کالج اور کلیۃ القرآن ارتقائی منازل ہیں اور میں اسے چشم تصور میں قرآن یونیورسٹی دیکھ رہا ہوں۔ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے اپنی ساری زندگی قرآن کی خدمت کی اور اس کو اپنا مشن بنایا۔ ڈاکٹر صاحب نے قرآن کو لوگوں کے قلوب میں اتارا۔ ان کے ہزاروں شاگرد علماء، اساتذہ اور پروفیسرز ان کے قرآنی مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اخلاق اور اخلاص نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ میں درس نظامی کے طلبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ انہیں میدان عمل میں اخلاص سے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حافظ میاں حمزہ احمد نے نظم پڑھ کر سنائی۔

مہمان خصوصی مولانا محمد یوسف خان (استاذ الحدیث، جامعہ اشرفیہ) نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام صحاح ستہ کی کتابوں میں سے بخاری شریف ایک ایسی کتاب ہے جس میں امام بخاری رحمہ اللہ ہر باب کے شروع میں قرآن کی آیت لائے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ ان احادیث کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ ہے۔ عربی لغت کو سمجھے بغیر آپ قرآن مجید کو سمجھ نہیں سکتے۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کے اعمال اور اقوال تولے جائیں گے۔ لیکن آج کا انسان اپنی عقل کی بنیاد پر یہ کہتا ہے کہ اعمال اور اقوال کا تو جسم ہی نہیں ہوتا پھر انہیں کیسے تولا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ انسان تھرمامیٹر کے ذریعے بخار کو چیک کرتا (تولتا) ہے حالانکہ بخار کا جسم نہیں ہوتا۔ آج سائنس نے تو یہ چیزیں بہت آسان کر دی ہیں لیکن پھر بھی آج کا انسان اللہ پر شک کرتا ہے۔ اگر یہ انسان قرآن کی آیت: ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر پر پختہ ایمان رکھے تو اس کی ساری الجھنیں دور ہو جائیں۔ اللہ کے ہاں انسان کے خلوص اور نیت کی بہت اہمیت ہے۔ آخرت میں نجات کے لیے انسان کے ایمان اور عمل کا ہونا بہت ضروری ہے۔ عمل میں نیت خالص اللہ کی رضا والی ہو، اور وہ عمل اسوہ محمدی ﷺ کے عین مطابق ہو اور اس کا وقت بھی درست ہو۔

صدر انجمن خدام القرآن لاہور جناب ڈاکٹر ابصار احمد صاحب (باقی صفحہ 15 پر)

سلام کوٹ، دیر میں ایک روزہ دعوتی اجتماع

تنظیم اسلامی دیر شہر کے زیرِ نگرانی اسرہ سلام کوٹ میں ایک روزہ دعوتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ بعد از نماز عصر ناظم دعوت حلقہ مالاکنڈ ناظم تربیت جناب نبی محسن نے عظمت قرآن وقرآن مجید کے حقوق پر مفصل خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان نے قرآن کو اپنا رہنما بنایا اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے تو وہ دن دور نہیں کہ ایک بار پھر پوری دنیا پر مسلمان غالب ہوں گے۔ اس نشست میں 120 افراد نے شرکت کی۔ نشست ختم ہونے پر کچھ رفقاء نے مقامی بازار میں دعوتی گشت لگایا اور لوگوں کو بعد نماز مغرب کے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد از نماز مغرب حلقہ مالاکنڈ ناظم تربیت جناب ڈاکٹر فیض الرحمٰن نے ''فرائض دینی کے جامع تصور'' پر مفصل خطاب فرمایا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر تین فرائض عائد ہیں۔ پہلا اللہ کا بندہ بننا۔ دوسرا فرض اللہ کی بندگی کی دعوت دینا اور تیسرا فرض اقامت دین ہے۔ چونکہ یہ کام ایک فرد نہیں کرسکتا، اس کے لیے منظم جماعت کی ضرورت ہے۔ یہ نشست عشاء تک جاری رہی۔ اس میں تقریباً 150 افراد نے شرکت کی۔ تیسرا پروگرام بعد از نماز عشاء درس حدیث کا تھا۔ جناب لائق سید نے مختصراً درس حدیث دیا۔ اس میں تقریباً 30 افراد شریک ہوئے۔ عشائیہ کے بعد باہمی مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز بعد نماز فجر نبی محسن کے درس قرآن سے ہوا۔ اس میں تقریباً 20 افراد شریک رہے۔ درس قرآن کے بعد دعا پر اس ایک روزہ دعوتی اجتماع کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: سعید اللہ خان)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام نصف روزہ آگاہی منکرات مہم

24 فروری 2019ء بروز اتوار کو صبح 8:00 بجے حلقہ سرگودھا کے نواحی علاقوں کوٹ مومن و بھاگٹانوالہ میں آگاہی منکرات مہم کے انعقاد کا پروگرام ترتیب دیا تھا۔ جس کا عنوان تھا: ''فحاشی و بے حیائی کا فروغ ایک شیطانی عمل ہے''۔ اس حوالے سے امیر حلقہ نے معتمد حلقہ محمود عالم کو ذمہ داری سونپی کہ وہ مقامی تنظیم سرگودھا غربی کے تین رفقاء محمد ریاض، ممتاز حسین اور شاہ اسلم مہدی کے ہمراہ کوٹ مومن و بھاگٹانوالہ کے علاقے میں لوگوں میں ''فحاشی و بے حیائی کا فروغ ایک شیطانی عمل ہے'' کے عنوان پر مبنی ہینڈ بلز اور تنظیمی لٹریچر تقسیم کریں۔ اس دوران معتمد حلقہ کوٹ مومن کے منفرد رفیق حافظ محمد ارشد سے ملاقات کے لیے ان کی لیب پہنچے مگر موصوف سے ملاقات نہ ہوسکی تاہم پیغام اور ہینڈ بلز دے دیئے۔ یہاں سے ہینڈ بلز کی تقسیم سے فراغت کے بعد تقریباً گیارہ بجے رفقاء بھاگٹانوالہ کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بھاگٹانوالہ پہنچے۔ رفقاء نے بھاگٹانوالہ بازار میں ہینڈ بلز اور تنظیمی لٹریچر تقسیم کیا۔ ہینڈ بلز کی تقسیم کے بعد ایک بجے رفقاء ایک معین کردہ مسجد میں پہنچ گئے۔ جہاں نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد امام مسجد صاحب سے ملاقات کرکے اُن کو بھی ہینڈ بلز اور ندائے خلافت دیئے گئے۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ سہ پہر 2:30 پر رفقاء واپس بفضل تعالیٰ سرگودھا مرکز پہنچ گئے۔ (رپورٹ: محمود عالم)

وہاڑی میں استقبال رمضان پروگرام

حلقہ پنجاب جنوبی کے ناظم دعوت جناب محمد سلیم اختر نے 13 اپریل 2019ء کو مرکز تنظیم اسلامی وہاڑی کی مسجد میں ''استقبال رمضان'' کے موضوع پر تفصیلی درس قرآن دیا۔

سورۃ البقرۃ کے رکوع نمبر 23 کی روشنی میں انہوں نے روزوں کی فرضیت، حکمت، احکامات اور روزوں کا حاصل ''اکل حلال'' سامعین کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے رمضان کے معنی اور رمضان کی فضیلت بیان کی۔ قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کو رمضان سے جوڑا اور سامعین کے سامنے یہ سبق رکھا کہ رمضان میں خود کو قرآن مجید سے جوڑو۔ اور اس پورے مہینے کی راتوں میں قرآن کی تعلیمات کو سیکھو اور باقی گیارہ مہینے قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارو جو تمہیں رمضان کی راتوں میں ملی ہے۔

اگر رمضان کے بعد بھی زندگی کا دھارا اسی رخ پر چلتا رہا تو گویا تمہیں روزوں اور تراویح نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ محترم سلیم اختر نے بانی محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے قرآنی مشن کی تاریخ بھی سامعین کے سامنے رکھی اور بتایا کہ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کا تعلق رمضان میں قرآن مجید سے جوڑا۔ 5،5 گھنٹے یا ساری ساری رات بیٹھ کر اس اللہ کے ولی نے قرآن لوگوں کو سنایا ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ انہوں نے اپنی زندگی قرآن کے لیے وقف کردی تھی۔ اسی خلوص کا نتیجہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے دروس قرآنیہ میں ہر مکتب فکر کا آدمی شریک ہوتا تھا۔ انہوں نے قرآن کا انقلابی فکر لوگوں کو بتایا۔ اس فکر پر مبنی ایک تنظیم قائم کی جو الحمدللہ آج اس فکر کو لے کر چل رہی ہے اور پورے ملک کے طول وعرض میں ماہ رمضان میں ان کے شاگرد اس قرآنی مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نظر آئیں گے۔ (مرتب: شوکت حسین انصاری)

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی
اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کے دو کتابچے ----- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① عظمتِ صوم

قیمت: -/20 روپے

حدیث قدسی فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ کی روشنی میں

② عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک

قیمت: -/30 روپے

Like America with “Russiagate”, India Is Now Obsessed with “Pakistangate”

The Indo-American Strategic Partnership has rapidly progressed to such a point that the South Asian state is now copying some of the same conspiracy theories as its new patron, though instead of India being obsessed with suspected Russian interference in its elections like America was, its people can’t stop talking about its imaginary Pakistani variant.

The recent statement given by the Prime Minister of Pakistan about Modi and the resolution of the Kashmir issue took many Indians completely off guard who had hitherto been preconditioned by none other than the ruling BJP itself to think that Pakistan was “meddling” in their elections in order to support the opposition Congress party and their coalition allies. The Pakistani leader explained his initially surprising position by rationally noting how it would be less likely that right-wing forces would oppose any BJP-led peace talks unlike the spoiling effect they could have if the left-leaning Congress attempted to initiate the same, which, according to many analysts makes sense upon further contemplation and is actually a very wise observation.

Instead of being interpreted as such, however, India’s “confirmation bias” on all sides caused it to continue cannibalizing itself over the entirely speculative issue of “who Pakistan really supports”, with practically all parties refusing to believe that their neighbor is just sitting on the sidelines watching in awe as the Indian political class tears itself apart over this issue and discredits their claim to being the self-professed “world’s largest democracy”. Interestingly, what’s unfolding in India at the moment with Pakistangate is very similar to what has been taking place in its military-strategic partner over the past couple of years with Russiagate. This suggests that the vassal state is copying some of the same conspiracy theories as its new patron, including the role that elements of its permanent military, intelligence, and diplomatic bureaucracies (“deep state”) are playing in this process.

Democratic-friendly elements of the American “deep state” essentially entrapped Carter Page, after which they consequently used this false flag as the pretext for “justifying” a far-reaching FISA surveillance operation against the entire Trump campaign which then sought to exploit its “six degrees of separation” from Russia to concoct a weaponized narrative that ultimately failed to prevent him from winning the election and then later getting him overthrown through a de-facto coup. Something along the same lines happened with the BJP-friendly elements of the Indian “deep state” that “passively facilitated” the Pulwama incident which was later blamed on Pakistan and used as the pretext for “justifying” a so-called “surgical strike” against it that also miserably failed in what it sought out to do, though it nevertheless succeeded in making Indians hysterical about anything to do with Pakistan.

The BJP has even gone as far as to imply that all dissidents who disagree with its official version of events are treasonous, which is reminiscent of how the then-ruling Democrats suggested that anyone supporting Trump was either under the influence of “Russian

propaganda" or a "Russian bot" if they were expressing their views in cyberspace. Just as Russia became a convenient scapegoat for the pro-incumbent elements of the American "deep state" to centralize their power behind the scenes and meddle in their own country's elections, so too has Pakistan been abused to serve the same purpose vis-a-vis the pro-incumbent elements of the Indian "deep state", with both of their permanent bureaucracies presently in the process of merging their narratives into a geopolitically weaponized one ridiculously alleging that Russia and Pakistan are jointly waging "hybrid wars" across the world.

It therefore shouldn't be surprising that India's "deep state" is copying its American counterpart's Russiagate conspiracy theory and remixing it with a national touch to produce Pakistangate in pursuit of the exact same purpose of remaining in power, though just like with its inspiration, this might ultimately end up backfiring against its practitioners since it's impossible to control chaotic processes once Pandora's Box has been opened. In any case and regardless of the eventual electoral outcome, the Indian and American "deep states" will continue to converge into a single unipolar shadow entity dedicated to the shared objective of stopping multi-polarity, using the "bonding experience" of their respective manufactured -gate conspiracies to accelerate this ongoing process and ensure that the Indo-American Strategic Partnership is one of the Eastern Hemisphere's most geopolitically disruptive developments this century.

<u>Source</u>: *Witten by Andrew Korybko for Eurasia Future*

Editor's Note: ***The editorial board of Nida e Khilafat may not agree with all information provided, analysis made and conclusions drawn in the article.***

بیابہ مجلس اسرار

عذاب الٰہی

قوموں اور اُمتوں پر بحیثیت اجتماعی اس دنیا ہی میں نازل ہونے والے عذابِ الٰہی کی ایک قسم وہ ہے جو رسولوں کی اُمتوں پر ان کی غلط روی اور بداعمالی کے باعث نازل ہوتا ہے۔ یہ عذاب مقدّم الذکر عذابِ استیصال سے اس اعتبار سے تو ہلکا ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے قوموں یا اُمتوں کا بالکل خاتمہ نہیں ہوتا، لیکن اس اعتبار سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے کہ یہ وقفہ وقفہ سے مسلسل آتا رہتا ہے۔ اور جب کوئی مسلمان اُمت اس نوع کے عذاب میں مبتلا ہوتی ہے تو اس پر جو کیفیت طاری ہو جاتی ہے اسے منفی طور پر بیان کیا جائے تو وہ اس جہنمی انسان کی سی ہوتی ہے جو قرآن کے الفاظ میں ﴿ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی o﴾ (الاعلیٰ) کا مصداق ہو جاتا ہے، یعنی ''نہ وہ زندہ ہی رہتا ہے، نہ اسے موت آتی ہے۔'' اور اگر اسے مثبت طور پر بیان کیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ ع ''زندگی نام ہے مرمر کے جئے جانے کا!''

اس قسم کے عذاب کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ جو قوم کسی رسول اور خاص طور پر کسی صاحب کتاب و شریعت رسول کی اُمت ہونے کی مدعی ہوتی ہے وہ گویا زمین پر اللہ کی نمائندہ ہونے کی دعوے دار ہوتی ہے۔ اب اگر اس کا طرزِ عمل اور رویہ اس کے دعویٰ کے برعکس ہو، اور وہ اپنے انفرادی اخلاق و اعمال اور سیرت و کردار اور اپنی اجتماعی تہذیب و ثقافت اور معاشی و سیاسی نظام میں کتابِ الٰہی کی تعلیمات اور شریعتِ خداوندی کے احکام سے مختلف ہی نہیں متضاد نقشہ پیش کرے تو یہ جرم ناقابل معافی ہے، اس لیے کہ اپنے اس طرزِ عمل کے باعث یہ نام نہاد مسلمان اُمت بجائے اس کے کہ خلق اور خالق کے مابین واسطہ (اُمتِ وسط) اور رابطے کا ذریعہ بنے، الٹی حجاب اور رکاوٹ بن جاتی ہے، اور اس کو دیکھ کر اللہ کے بندے اللہ کے دین کی جانب راغب ہونے کی بجائے الٹے اس سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ الصّف کی آیات 2، 3 میں فرمایا گیا:

''اے ایمان کے دعوے دارو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں؟ تمہارا یہ طرزِ عمل کہ جو زبان سے دعویٰ کرو اس پر عمل میں پورے نہ اُترو، اللہ کے غضب کو بہت بھڑکانے والا ہے!''

اس نوع کے اجتماعی عذاب میں مبتلا ہونے والی اقوام یا اُمتوں کا ایک وصف مشترک، جسے قسمت کی ستم ظریفی ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، یہ ہے کہ وہ اس زُعم میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ ہم تو اللہ کے بہت چہیتے اور لاڈلے ہیں، اور ہمارا معاملہ دوسرے عام لوگوں کا سا نہیں ہے، بلکہ ہم اللہ کے یہاں خصوصی اور ترجیحی سلوک کے مستحق ہیں۔

Vol: 28 Regd. No. C.P.L NO.114 No.17

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore